



بِإِذْنِ اللَّهِ الْمُسْتَعَا

رسالة علم حكمة علم

موسومہ  
۱۲۹۲  
ارمغان  
مؤلفہ

حکیم محمد اکرام الدین خان صاحب

CHECKED

Date. ۱۲/۱۰/۱۳۹۸

دہلوی

بہ تمام کستہرین آفاق میرزا عبد الرزاق

در مطبع انصار دہلی طبع و گریہ

سیف



SECRET



12.  
J 29 J  
~~4014~~  
146

SECRET

✓

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U177

D-2002

نقل تقریظ جناب مستطاب استغنی الاقبا صبا علم عالمین  
 میر محمد سلیمان شاہ ہنگوڑ گانی ادام اللہ قبلاہم از دہلی  
 اس مجموعہ میں حکمت عمل کی تینوں قسمیں یعنی تہذیب اخلاق  
 تدریس منزل سیاست مدن کا بیان ہے شایستہ مطلوب  
 سنجیدہ ترتیب عمدہ عنوان ہے اکثر حصہ میں متقدمین کے  
 تصنیفات کا انتخاب ہے مباحث مفیدہ کا لب لباب ہے  
 مسائل غامضہ سی انما عن کیا ہے اظہار عمل و ایجاز محض  
 احصاء کیا ہے بعض باتیں ایسے ہیں نظر سے  
 گذرین جو اصل فن کے مصنفات میں نہیں دیکھیں  
 اس کتاب کی مضمون کے ستائش اس فن شریف کے  
 تعریف ہی اور وہ زائد الوصف و مستغنی التوصیف ہے

اسی طرح اُسکے کارآمد ہونے کا ذکر اس علم کے  
 طرف احتیاج کا بیان ہے اور وہ اہل دانش پر  
 روز روشن کی طرح عیان ہے رہی زبان مان  
 خواص مضحا کی تحریر ہے اہل علم و فضل کی تقریر ہے  
 عاسیہ مقال نہیں ادنیٰ طبقہ کے بول چال نہیں فقط

محمد سلیمان شاہ

گورگانی



## نقل تقریظ

منشی محمد ذکار اللہ صاحب پروفیسر مسویر کالج الہ آباد  
 اس ارسخان میں اُن باتوں کا بیان ہے جو انسان کو  
 رذائل سے پاک و فضائل سی آراستہ کرتے ہیں۔  
 علم اخلاق کے اعلیٰ درجہ کے کتابوں سے جو مضامین  
 بدقت سمجھے جاتے ہیں وہ اس کتاب سی آبسائے ذہن  
 میں آتے ہیں۔ ترتیب مضامین خوش اسلوبی کے ساتھ  
 ہے۔ طرز بیان عام فہم و خاص پسند ہے۔ خلاصہ یہ ہے  
 کہ مشرقی خیالات جو تہذیب اخلاق کے باب میں ہیں  
 اور کاہلہ انتخاب اور لب لباب کے بعض مضامین میں  
 مغربی خیالات کے بہ روشنی اپنے جہلک اس طرح

دکھا رہے ہے کہ وہ کتاب کے حجلے اور لطف کو اور  
 عیان کرتے ہے۔ ملک اور جان اور مال کے حفاظت  
 اور سپاہ کے باب میں وہ باتیں لکھے ہیں جن پر آج کل  
 مغربے محاکک کا عمل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اہل علم جنکو  
 شہر خیالات سے مذاق ہے وہ اس کتاب کے  
 داد دینگے اور مصنف کو ہمیشہ بہلائے سے یاد رکھیں گے

ذکار اللہ پر وفیہ میور

کلج الہ آباد

نخطہ

تیسویں ماہ ۱۸۸۱ء عیسوی

# وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولَ الْأَلْبَابِ

اور نہیں پند پذیر ہوتے مگر صاحبان عقل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## خطب

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ

عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اما بعد اکرام الدین دہلوی خلف حکیم ضیاء الدین احمد خان

مرحوم اہم فی فضل و کمال کی خدمت میں ملتحق کہ حکمت آگاہ

عدالت پناہ شجاع طبع عقیف زمان حافظ ناموس حق حاکم

طریق الصدق صہبہ الدنیا والدین معین المسلمین

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



امیر الامر صدر محترم وزیر عظم نائب اسطنت نظام  
 نواب شجاع الدولہ مختار الملک میر تراب علی خان سب سالا خجائی  
 جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ادا مہد قبا لہم  
 جو ہر شناسی قدر دانی کا آوازہ جو کہ شہرہ آفاق پایا حکمران  
 اپنی شرف کی اظہار میں حکومت کا محتاج دیکھا بنا بران یہہر  
 سن بارہ سو بانوین ہجری میں تالیف کر کے نواب صاحب کی نذر گزارنا  
 اسی کا نام ہی اسکا تالیف نام ارغمان رکھا المنتہ مدکہ حضرت  
 صدارت پناہ نے ارغمان حقیر قبول منظور فرمایا اسکے  
 صلہ میں مولف کو خلعت فاخرہ سی اعزاز بخشا اگر باقتضا  
 بشریت ہمیں کوئی غلطی ہو گئے ہو تو بقتلم مکتوت  
 احسان صلاح فرمائیں <sup>لہ</sup> اِنَّ اللّٰهَ لَا یَصْنَعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

جو ہر شناسی قدر دانی کا آوازہ جو کہ شہرہ آفاق پایا حکمران  
 اپنی شرف کی اظہار میں حکومت کا محتاج دیکھا بنا بران یہہر  
 سن بارہ سو بانوین ہجری میں تالیف کر کے نواب صاحب کی نذر گزارنا  
 اسی کا نام ہی اسکا تالیف نام ارغمان رکھا المنتہ مدکہ حضرت  
 صدارت پناہ نے ارغمان حقیر قبول منظور فرمایا اسکے  
 صلہ میں مولف کو خلعت فاخرہ سی اعزاز بخشا اگر باقتضا  
 بشریت ہمیں کوئی غلطی ہو گئے ہو تو بقتلم مکتوت  
 احسان صلاح فرمائیں

## مقدمہ

سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعْلَمُ نَنَا أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ  
 انسان کے احوال کے صلاح کے واسطے اسکے ارادے  
 حرکات اور اختیاری افعال کے مصلحتوں کا کما حقہ  
 جاننا حکمت عملی ہے اسکے تین قسمیں ہیں ایک کہ شخص پر  
 مستلزم ہی اسکو تہذیب اخلاق کہتے ہیں دوسری وہ  
 ممکن کج جماعت سے متعلق ہے اسکو تدبیر منزل کہتی ہیں  
 تیسری وہ کہ تمام اقوام پر مستوجب ہے اسکو سیاست کہتے ہیں  
 انکے ترتیب کی واسطے تین طریقہ پر قواعد مبنی ہیں ایک  
 کہ اگر تہذیب اخلاق و تدبیر کی سیاست میں کیلئے  
 نبی خدا کی حکم کے بموجب قیام معین کئی ہیں تو وہ شرعی

۱۰  
 قیام معین کی تدبیر  
 سیاست کی تدبیر  
 تہذیب اخلاق کی تدبیر

دوسرے یہ کہ اگر حکیم نے حکمت کے طریقہ کے مطابق  
 قواعد وضع کیے ہیں تو وہ عقلے قانون ہے  
 تیسرے یہ کہ اگر رواج سے صرف عادت اور چین کے  
 متوافق قواعد جاری ہوئی ہیں تو وہ رسم انہیں  
 اقسام کی روشنی میں اس رسالہ کی تین مقالہ ترتیب  
 پہلے مقالہ موسومہ کتاب المعاشرت میں اخلاقی تہذیب  
 دوسرے مقالہ موسومہ کتاب البیتوت میں خانگے تدبیر  
 تیسرے مقالہ موسومہ کتاب الیاست میں ملکی سیاست لکھے  
 خاتمہ میں محبت کی فضائل درج کئی مجموعہ کا نام از منعا  
 رکھا جو کہ اس مختصر میں ملکی مسائل اکثر تحریر ہوئی ہیں اس واسطے  
 انکی مادی نظریات میں ہیں بشرط ضرورت وہاں مطالعہ کریں

## فہرست مضامین کتاب

پہلا مقالہ موسوکت الہ معاشرت اخلاق کے تہذیب کے بنیاد میں فصل پر

۱۔ فصل نفس ناطقہ کی تکمیل کے بیان میں

۲۔ فصل نفس ناطقہ کے تکمیل کے غرض کے بیان میں

۳۔ فصل تہذیب اخلاق کے بیان میں

۴۔ فصل فضائل اربعہ کے بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ نفوس اخلاقی کے اغراض کی شرح میں

۵۔ فصل فضائل اربعہ کی تحتانی انواع کے بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ نفسانی ملکات کی اصناف کی شرح میں

۶۔ فصل ذائل مشتگانہ کے بیان میں

۷۔ فصل فضائل اربعہ کے مشابہات کی بیان میں

۸۔ فصل نفسانی صحت کے حفاظت کے بیانیہ مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ مضرات کی موجبات کی شرح میں

۹۔ فصل نفسانی امراض اور انکی معالجہ کے بیانیہ مشتمل تین فائدہ پر

فائدہ چل مرکب کے شرح میں

فائدہ خوف کی شرح میں

فائدہ حزن کی شرح میں

دوسرا مقالہ موسوم کتاب الہدیۃ فی التیجارت فی بیان مشتمل مفصل پر

۱۔ فصل تدبیر منزل اور اسکی ضرورت کی بیان میں

۲۔ فصل مال کی حفاظت کے بیان میں

۳۔ فصل خرچ کی انتظام کے بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ کفایت و مقدار کی شرح میں

۴۔ فصل سکونت کے مکان کے بیان میں

۵۔ فصل آمدنی کے طریقوں کے بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر  
فائدہ پیشوں کے اقسام کی شرح میں مل ایک انتباہ

انتباہ روزی کے اکتساب کی تاکید میں

۶۔ فصل ازدواج کے ضرورت کی بیامیں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ میا اور بی بی کی حقوق کی شرح میں مل ایک انتباہ

انتباہ طلاق و خلع کے وجہ میں

۷۔ فصل اولاد کی پرورش کے بیامیں مشتمل انضباط اوقات تربیت و تعلیم پر

انضباط اوقات بچوں کی ورزش کے بسیر میں مشتمل ایک فائدہ

فائدہ تعطیلے ایام کے مشاغل کی شرح میں

تربیت بچوں کی شایستگی کی تدبیر میں مشتمل ایک فائدہ

دائِبِ حرکت و سکون

دائِبِ کلامِ شتمل ایک فائدہ پر

فائدہ کم گوئی کی فضیلت میں

دائِبِ طعامِ شتمل ایک فائدہ پر

فائدہ شہتا و غذا کے تشریح میں

دائِبِ لباس

دائِبِ سلاطین

تعلیم بچوں کے علوم کی تحصیل کے بیان میں شتمل ایک فائدہ پر

فائدہ بچوں کو مال کی کتنا کچھ تاکید میں شتمل ایک فائدہ پر

نہتاہ اولاد کی عاقبت کی ضرورت میں

۸ فضل الدین کی حقوق کی بیانیہ شتمل ایک فائدہ پر

فائدہ استاد کے حقوق کی ترجیح میں

۹۔ فصل خدام کے تدبیر کے بیان میں

تیسرا مقالہ موسومہ کتاب استیلا کے سیا کی بیان میں مشتمل فضیلت

۱۔ فصل تمدن کی ضرورت کے بیان میں

۲۔ فصل ملین کی ماہیت کی بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ خیرات مشترک کی شرح میں

۳۔ فصل محنت کی تقسیم و تالیف کی بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ کلون اور انجن کی منفعت میں

۴۔ فصل سلطنت کی ضرورت کے بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ رئیس کے لیاقت کی شرح میں

۵۔ فصل سلطنت کی ماہیت و اقسام کے بیان میں



۶۔ فصل رعیت کی نگرانی کے بیان میں

۷۔ فصل سیاحی ماہیت کی بیان میں مشتمل جارجل پر

فصل قانون کی ماہیت میں

فصل امن و آزادی کے توضیح میں

فصل انسانی قابلیت کی تشریح میں

فصل حقیقت کی حفاظت میں

۸۔ فصل جنگ کے کلیات کی بیان میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ لڑائی کے اسباب کی شرح میں

۹۔ فصل دیفی عسکر کی ضرورت کی بنیاد میں مشتمل ایک فائدہ پر

فائدہ قلعہ جنگ و مسائل معاش کے تعلیم کے شہر کی خوبی میں

خاتمہ محبت کی فضائل کی بیان میں۔

پہلا نصاب المعاشیۃ لفظی کے تفسیر کے بیان میں ہے

## پہلی فصل

نفس ناطقہ کی تکمیل کے بیان میں

تمام محسوسات آپس میں جسمی حیثیت سے مساوی ہیں کوئی  
ایک دوسری پر فضیلت نہیں کہتا کیونکہ جسم کی تعریف  
سب پر صادق ہے اور جسم کی جسمی صورت تمام پر برابر  
لاحق مگر ان میں شرف و فضیلت کا سبب خاص انکی نوعی  
قوی کا کمال ہوتا ہے چنانچہ حالت تانبے اور سونے کے  
جماد میں کپاس اور کھجور کی نبات میں چیل اور بازکی  
حیوان میں وحشی اور حکیم کی انسان میں مستند الیہ ہے جو کہ  
انسان قوت لطف سے مخصوص اور غصبہ و شہوی قوی میں

۲۱  
جانب

۲۲  
جانب

۲۳  
اقبال

حیوان سے مشارک ثابت ہوا اس صورت میں انسان کے  
 نفس کا کمال قوت ناطقہ کی تکمیل ہے حتیٰ کہ اشتراک قوی اس کا  
 ایسا اتباع کریں کہ انہیں مخالفت باقی نہ رہے وہ تینوں  
 موافقت کی سبب سے ایک معلوم ہوں ورنہ مطیع قوی کے  
 خود سری سے ایسی کشمکش واقع ہوگی کہ انسان دقت میں پڑے گا

## دوسری فصل

نفس ناطقہ کی تکمیل کے غرض کے بیان میں

ہر ایک کام کی کرنے سے کوئے غرض مطلب نظر ہوتا ہے ورنہ  
 وہ فعل عبث ہی صورت میں انسان کی نفسانی تکمیل کے لئے ہے  
 کوئی غرض ہونی چاہی اور اسکی غرض نفس قوی کا اعتدال  
 حاصل کرنا ہی واضح ہوا اعتدال عدل سی اور عدل عدالت سی مشتق

ہی عدالت کا لفظ مساوات پر دلالت کرتا ہی مساوات کا  
 دریافت کرنا بغیر وحدت کی نسبت کے محال وحدت شرف کا باعث  
 بلکہ موجودات کی ثبات و قوام کا موجب ہے رکشتر خسائے کا  
 سبب بلکہ مخلوقات کی فساد و بطلان کا باعث ہی جیسا  
 کہ وحدت شرف کمال کی اعلیٰ مرتبہ ہی مخصوص و ممتاز ہے  
 ویسا ہی جو کوئی وحدت سی نزدیک یا دور ہی اس کا وجود  
 بھی اشرف ہی اسی سبب نسبتوں میں کوئی کا ملکہ نسبت  
 مساوات سی نہیں چنانچہ علم موسیقی میں یہ بات معین ہے  
 اور فضیلتوں میں کوئے شریف تر فضیلت عدالت سے  
 نہیں جیسا کہ علم اخلاق میں یہ امر مقرر ہے کیونکہ حقیقی <sup>سط</sup>  
 عدالت ہی مساوی عدالت کی نسبت اطراف عدالت کا

۲۰  
 ۱۹

محصل فی نتیجہ اعتدال کہ وحدت کا پرتوہ ہے جو قلت نقصان  
اور کثرت فساد سی انسان کی قویٰ کو پاک کر کے انسانی کمال  
(یعنی فضائل اربعہ) اور نفسانی حیات (یعنی علم عرفان) تک  
پہنچا دیتا ہی اعتدال خیر مطلق ہے اور اس کا علم انسان کے  
نسبت خیر اضافی اسپر فائز ہونا انسان کی سعادت ہے

## تیسرے فصل

تہذیب اخلاق کی بیان میں

تہذیب سستی کو اور خلقِ ملکہ کو کہتے ہیں ملکہ ایک نفسانی  
کیفیت ہے جسکی سبب آسان بی تامل نفس سے افعال صادر ہوتے  
ہیں لکن جو نفسانی کیفیت سریع الزوال ہی وہ حال  
اور جو بطی الزوال ہی وہ ملکہ کہلاتی ہے ملکہ کے دو جو کا

۹۱  
حکیم زاد

۹۲  
حکیم زاد

سبب دو چیزیں ہیں ایک طبیعت دوسری عادات طبیعت  
 مزاجی کیفیت سی اور عادت کسبی کیفیت سی مراد ہی مراد  
 کیفیت کا حقیقی زوال ناممکن مگر عادت کی کثرت سی مبدل  
 بر عادت بلکہ کالعدم اور عادی کیفیت کا حصول عادت  
 کی تکمیل سی مزاجی کیفیت کی مانند ہو جاتا ہی سی قاعدہ  
 مزاجی کیفیات کی اصلاح کی جاتی ہے نفسانی کیفیات کے  
 اصلاح ہی تہذیب و اخلاق ہی اور اخلاق کی ذاتی و عارضی  
 ہونی کی حقیقت یہ ہی کہ نفس انسانی کی ماہیت بسیط ہونی کے  
 سبب انسان کی کل افراد میں اصد پائی جاتی ہی اس بنا پر تمام  
 افراد کی نفسانہ ملکات ایک ہونی چاہئیں حالانکہ اسکے خلاف  
 معائنہ و مشاہدہ ہے پس نفس حقیقت میں ملکات سی معرک

جیسے عوارضات اُسکو پیش آتے ہیں ویسے ہی ملکات  
 نفس میں منطبع ہوتے ہیں جو اخلاق بسبب داخل (یعنی  
 مزاج کے اعتدال کی بنا پر) عارض ہوتے ہیں وہ مزاج  
 اور جو باعث خارج (یعنی ارادہ یا اتفاقات کی جو  
 سے) لاحق ہوتے ہیں وہ کبھی کہلاتے ہیں۔

## چوتھی فصل

### فضائل اربعہ کی بیان میں

انسان میں تین متبائن قومی پائی جاتے ہیں جنکے اعتباراً  
 سے افعال و آثار با شتر اک ارادہ مختلف پیدا ہوتے ہیں  
 ایک قوت ناطقہ جسکو نفس انسانی کہتے ہیں جو فکر و تخیل کا  
 مبداء اور حقائق ہشیار کے ادراک کا شائق ہے

دوسرے قوت دفع جبکہ نفس سبعی کہتی ہیں جو غضب  
 دلیری کا مصدر اور بزرگی و افتخار کا طالب ہی تیسرے  
 قوت جذب جبکہ نفس اہمی کہتی ہیں جو شہوت کا منبع اور لذت کا  
 خواہگار ہی ان قوی کے اعتدال سی فضائل حاصل ہوتے  
 ہیں قوت نطق کے اعتدال سی حکمت کی فضیلت قوت  
 غضب کے اعتدال سی شجاعت کی فضیلت قوت شہوت  
 کے اعتدال سی عفت کی فضیلت تینوں فضیلتوں کے  
 اعتدالی اشتراک سی عدالت کی فضیلت حاصل ہوتی ہے  
 ہر ایک قوت کو اسکے حد و اندازہ پر اسکے موقع میں  
 نگاہ رکھنا انکا اعتدال ہے یعنی غضب و شہوی قوت  
 جو اصل میں نفس ناطقہ کے خادم ہیں اسکی مطیع کیجائیں

۴  
 جہانگیر

۵  
 سکین



اور نفس ناطقہ کو شیار کے حقائق سے ماہر فرمائیں  
 حکمائے قوت کے مثال میں یہ لکھا ہے کہ ایک  
 آدمی قوی حیوان پر سوار شکاری درندہ ہمراہ لے کر  
 شکار کو گیا اگر حیوانات اُسکے مطیع ہیں تو انسان  
 فائز المرام ہوگا ورنہ حیوانات کے خود سری انواع انواع  
 تکالیف کا باعث بلکہ ہلاکت مقاصد محرومی کا سبب ہوگے

## دوسرا عنوان

انسان کے نفس میں دو قوتیں پائے جاتے ہیں ایک  
 ادراک بالذات دوسرے تحریک بالآلات  
 ان دونوں قوتوں کے دو دو شاخیں ہیں قوت  
 ادراک کی قوت نظری و قوت عملی اور قوت

تحریک کی قوت دفع و قوت جذب اس عہد ہا  
 سے چار قوتیں ہوئیں جب ان میں سے ہر ایک کا  
 تصرف اپنی مقامات میں اعتدال کے طور پر جیسا کہ  
 چاہیے اور حسیقدر کہ لایق ہے بلا افسراط و تفریط  
 ہوگا تب ایک ایک فضیلت پیدا ہو جائے گی پس  
 فضائل بھی چار ہوں گے ایک قوت نظری کی تہذیب  
 سے وہ حکمت ہی دوسرے قوت عملی کے تہذیب  
 سے وہ عدالت ہی تیسرے قوت دفع کی تہذیب سے  
 وہ شجاعت ہے چوتھے قوت جذب کی تہذیب سے  
 وہ عفت ہی علم اخلاق میں ہے چار فضائل ہیں  
 ان سے انسان کے نفس کی تکمیل ہوتے ہے۔

۲۰  
 ۱۰  
 ۱۰

۲۰  
 ۱۰

## فائدہ

حکمت و عدالت کی غرض سے نفس ناطقہ اور نفس ہیہ کی تنبیہ  
تادیب کی ضرورت سے نفس سبعی اور بقای نوع و حفظ بدن  
کی حاجت سے نفس ہیہ انسان کو عطا ہوئے ہیں۔

## پانچویں فصل

فضائل اربعہ کی تحتانی انواع کی بیانیں

فضائل اربعہ کی ہر ایک جنس کے تحت میں انواع کثرت سے  
ہیں لکن اس مقام میں ہر ایک جنس کے صرف معروف  
انواع لکھے جائینگے وضع ہو حکمت کی تحت میں پانچ  
متعارف انواع ہیں منجملہ ان کے ایک صفائی ذہن ہیہ  
ملکہ ہے جس سے نفس بی تشویش لازم سے ملزوم کی

طرف پہنچتا ہے دوسرے ذکا یہ وہ ملکہ ہے جس سے  
 نفس جلد و آسان نتیجہ نکالتا ہے تیسرے سہولتِ تعلم  
 یہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس ہل اندیشوں کی بغیر مطلقاً  
 کی طرف کامل توجہ کرتا ہے چوتھے حسنِ تعلیل یہ وہ ملکہ ہے  
 جس سے نفس بحث و تحقیق میں اُس کا حد و اندازہ ملحوظ  
 رکھتا ہے پانچویں تحفظ یہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس  
 صورِ منطبع کی حفاظت کرتا ہے عدالت کی تحت میں  
 سات مشہر انواع میں سبجملہ اُنکے ایک صداقت یہ وہ  
 ملکہ ہے جس سے نفس دوستوں کو راحت پہنچاتا ہے دوسرے وفا  
 یہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس انحراف کی بغیر مواسات کا  
 التزام کرتا ہے تیسرے مکافات یہ وہ ملکہ ہے جس سے

نفس انصاف سی کیفر کردار دیتا ہے چوتھے حسن قضایہ وہ ملک  
 ہے جس سی نفس احسان و مذہب کے بغیر حقوق ادا کرتا ہے  
 پانچویں تسلیم یہ وہ ملک ہے جس سے نفس ناگوار و لاعلاج  
 امور پر بد مزگی کے بغیر رضی رہتا ہے چھٹے توکل یہ وہ  
 ملک ہے جس سی نفس بی قبضہ امور میں خدا پر بھروسہ  
 کرتا ہے ساتویں عبادت یہ وہ ملک ہے جس سی نفس خدا  
 اور اس کے مقربان بارگاہ کے بدل تعظیم کرتا ہے شجاعت  
 کے تحت میں آہٹہ معروف انواع میں منجملہ اون کے ایک  
 حلم یہ وہ ملک ہے جس سی نفس اپنی خلاف پر بموقع خود  
 نہیں ہوتا دوسرے کبر یہ وہ ملک ہے جس سی نفس فضاہل کے  
 اتھصال میں ملائم و ناملائم کا اندیشہ نہیں کرتا تیسرے

بلند ہمتی یہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس ذکر جمیل کے طلب میں  
 لذات فانیہ کی طرف ملفت نہیں ہوتا چوتھے ثبات یہ وہ  
 ملکہ ہے جس سے نفس حسرات کی اکتساب میں تکلیف پر  
 تحمل کرتا ہے پانچویں شہامت یہ وہ ملکہ ہے جس سے  
 نفس نیک کاموں کا حریص ہوتا ہے چھٹے تواضع یہ وہ  
 ملکہ ہے جس سے نفس اپنی سے کم مرتبہ پر ترجیح نہیں کرتا  
 ساتویں حمیت یہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس احترام و سلام  
 کے حفاظت کرتا ہے آٹھویں رقت یہ وہ ملکہ ہے جس سے  
 نفس اضطراب و تشویش کے بغیر اور رون کے درد سے  
 موثر ہوتا ہے عفت کے تحت میں نوشہور انواع  
 میں نہ حملہ انکے ایک جیا یہ وہ ملکہ ہے

جس سی نفس متبع امور کے ارتکاب سی خوف کرتا ہے  
 دوسرے جس پہ یہ ملکہ ہے جس سی نفس تحصیل کمال کے  
 رغبت کی واسطہ پسندیدہ حیلے کرتا ہے تیسری مسامت  
 یہ وہ ملکہ ہے جس سی نفس تنازعات میں نیک راہی  
 دیتا ہی چوتھے قناعت یہ وہ ملکہ ہے جس سی نفس شیا  
 موجودہ سی راضی رہتا ہے پانچویں صبر یہ وہ ملکہ ہے  
 جس سی نفس ذایل کی اجتناب میں اپنی احتیاج  
 یا اشتغال کا ضبط کرتا ہے چھٹے وقار یہ وہ ملکہ ہے  
 جس سی نفس مقاصد کی طلب میں بیجا جلدی نہیں کرتا  
 ساتویں روع یہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس بلا فتور نیک  
 افعال اپنی پر لازم کرتا ہی آٹھویں حریت یہ وہ ملکہ ہے

 ۲۰  
 ۱۰

 ۲۰  
 ۱۰

جس سے نفس نیک وجہ سے مال حاصل کرتا ہے نوین سخا  
یہہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس آسانی سے بذل کرتا ہے  
لاکن سخا ایک ایسی نوع ہے جسکی تحت مین بہت انواع  
انہیں سے بعض کی تفصیل بیان لکھی جاتی ہے منجملہ انکی ایک  
مروت یہہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس اور ون پر احسان کرتا ہے  
دوسرے کرم یہہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس سب کو نفع پہنچاتا ہے  
تیسرے مواسات یہہ وہ ملکہ ہے جس سے نفس مستحقین کو نعمت  
مین شریک کرتا ہے چوتھے عفو یہہ وہ ملکہ ہے جس سے  
نفس باوجود انتقام کی قدرت کی معاف کر دیتا ہے

### فائدہ

جو کہ بعض ملکات کا ذکر بیان مابقی میں آگیا ہے اسو

نفس

نفس



مختصر حقیقت نفسانی ملکات کے انقسام کے ہی تحریر  
 کیجاتی ہی واضح ہو نفسانی ملکات تین قسم پر منقسم ہیں  
 ایک وہ کہ جو سب حالتوں میں ستودہ ہوتی ہیں (مثلاً حیا وغیرہ)  
 انکو ملکات محدثہ کہتی ہیں دوسری وہ کہ جو بعض حالتوں  
 میں ستودہ اور بعض میں ناستودہ ہوتی ہیں (مثلاً کبر<sup>۱۰</sup>  
 وغیرہ) انکو ملکات مشترکہ کہتی ہیں تیسری وہ کہ جو تمام حالتوں  
 میں ناستودہ ہوتی ہیں (مثلاً عجب وغیرہ) انکو ملکات مذمومہ<sup>۱۱</sup>  
 کہتے ہیں باقی انکی توضیح و تحین اسے صائب محمول ہے  
 کیونکہ اس سے زیادہ اس مختصر میں گنجائش نہیں۔

## چھٹی فصل

ردائل ہشتگانہ کی بیانیہ

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

جو کہ فضائل چار جنس میں محصور ہیں اس واسطے ردائیل  
 جو انکی ضد ہیں وہ بھی باوہی النظر چار جنس میں متحد  
 ہو سکتے ہیں حکمت کی ضد جہل عدالت کی ضد جو  
 شجاعت کی ضد جبن عفت کی ضد حرص مگر ہر ایک  
 فضیلت کے واسطے حد و اندازہ ہے اُس سی گہٹنا  
 اور بڑھنا یا اُس کے قید و شرط کا فرو گذاشت کرنا  
 سے ردیلت کر دیتا ہے اس صورت میں فضیلت  
 ایک وسط ہی اور اطراف (یعنی کمی و بیشی) ہوتی  
 پس ہر فضیلت کی تحت میں دو ردیلتیں ہوتی ہیں  
 تو سب آٹھ ردیلتیں ہیں حکمت کی مقابلہ میں سفہ  
 و بلبہ اور عدالت کی ظلم و انظلام اور شجاعت کے

تہور وجہین اور عفت کی شہرہ و محمود شہوت سفہ  
 زیادہ کی طرف ہی یعنی بے موقع حد سے زیادہ فک  
 کرنا بلکہ کمی کی طرف ہے یعنی بے استقامی سے فک  
 معطل کرنا ظلم زیادتی کے طرف ہی یعنی حق سی  
 تجاوز کرنا ان ظلام کمی کی طرف ہی یعنی ذلت و جبر  
 سے مظلوم ہونا تہور زیادتی کی طرف ہے یعنی بغیر  
 تہلکہ میں پڑنا جب کہ کے طرف ہے یعنی حد  
 سے زیادہ ڈرنا شہرہ زیادتی کے طرف ہی  
 یعنی حد سے زیادہ لذات کی حرص کرنا محمود شہوت  
 کے طرف ہے یعنی ضرورت سے لذات کا ترک کرنا

ساتویں فصل

### فضائل کے مشابہات کی بیان میں

فضائل اربعہ پر ان کا فائز ہونا اُسکے سعادتی ہے  
 مگر جبکہ فضائل اپنی اصلے مقاصد سی منحرف و مغائر  
 ہوتے ہیں تو وہ ہے مشابہات ہو جاتی ہیں چنانچہ  
 حکمت کی غایت نفس کی تکمیل و یقین کے مضبوطی  
 ہے اگر اس کے جگہ امتیاز و اختصاص کے خیال سے  
 محض اقوال کا ناقل اور صرف مسائل کا قائل ہو  
 تو وہ ہے فضیلت سی مشابہات میں داخل ہو جاتے  
 ہے جاہلون کا یہہ شیوہ ہے عدالت کی غایت  
 نفسانی احوال و انسانی اعمال کا اعتدال حاصل  
 کرنا ہے اگر اس کے جگہ تشع و تحکم کے غرض سے

۲۰  
 ۱۰۰

۲۰  
 ۱۰۰

مطلق اعمال کی تقلید اور محض افعال کی نقل ہو تو  
 وہ ہی فضیلت سی مشابہات میں داخل ہو جاتی ہے  
 ریاکاروں کا یہہ شیوہ ہے شجاعت کی غایت  
 حق کے اشاعت یا رذائل کی اقباب میں شدائد کا  
 اختیار کرنا ہے اگر اس کے جگہ غلبہ و انتفاع کے  
 طمع سے صرف تہلکہ کا اقدام اور محض مصائب کا  
 ارتکاب ہو تو وہ ہی فضیلت سی مشابہات میں  
 داخل ہو جاتی ہے ظالموں کا یہہ شیوہ ہی عفت کے  
 غایت نفسانی شہوات کی اشتعال میں اس کے حد  
 و اندازہ کا نگاہ رکھنا ہے اگر اس کے جگہ کرم و  
 شہرت کی لیے مطلق شہوات کا ابطال اور محض

۴۰  
مجاہدین

۴۱  
مجاہدین

۴۲  
مجاہدین

۴۳  
مجاہدین

لذات کا فقہ ان ہو تو وہ ہے فضیلت سے مشابہات  
 میں دخل ہو جاتے ہے زیان کاروں کا یہ ہے  
 ہے سخاوت کے غایت ضرورت و مروت میں  
 حاجت کی موافق آسانی سی مال کا خرچ کرنا ہے اگر  
 اُسکے جگہ عزت و اظہار کے واسطے صرف و خرچ اور  
 محض اسراف ہو تو وہ ہی فضیلت سے مشابہات  
 میں دخل ہو جاتے ہے احمقوں کا یہ طریقہ ہے

## اٹھویں فصل

نفسانی صحت کی حفاظت کے بیان

صحت کا مفہوم مزاج کا اعتدال اور علت کا معلوم مزاج  
 کے اعتدال کا انحراف ہی اس بنا پر علت کا وجود

۹۰  
 سید

صحت سی پایا گیا چنانچہ کسے مادر زاد مجبوط الحواس کو  
 علیل نہیں جانتے بلکہ ناقص الخلقیت مانتے ہیں اس کے  
 دلیل اُس کے لاعلاجیہ کیونکہ علاج کا یہ سلسلہ قاعدہ  
 ہے کہ ناقص علاج کے ذریعہ سے کامل نہیں  
 ہو سکتا مگر علیل کا علاج کے سبب صحیح ہونا  
 ممکن جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ علت سے صحت کو  
 تقدّم ہے تو اول صحت کے حفاظت چاہیے اس کی  
 پہلے شرط یہ ہے کہ مضرات کی اسباب سے  
 محبت ہو یعنی بد صحبت مثلاً جاہلون کا ہون چھوٹو  
 وغیرہ کی منشیئین سے بچے کیونکہ الصبیحة مؤثرۃ  
 و دوسرے شرط یہ ہے کہ حسنات کی موجبات

تندرستی

بیماری

بیماری کی علامات

۲۰  
 حکیموں

ماہل ہو یعنی نیک صحبت مثلاً عالموں عاقون چھلوان  
 حکیموں وغیرہ کے منشیئے حاصل کرے کیونکہ صحبت  
 اثر کرنے والے ہے تیسرے شرط یہ ہے کہ اوقات کا  
 انضباط فرمائے کیونکہ انتظام کے بغیر کسے شے کا  
 انصرام نہیں ہو سکتا چوتھے شرط یہ ہے کہ سچے  
 دوست کی دانت سنی اپنے عیب کی اور پکے  
 دشمن کی سمجھ سنی اپنی صواب کی تحقیق عمل میں لائے  
 کیونکہ عیب و صواب کی تحقیق انہیں مقامات سے  
 خوب ملتی ہے پانچویں شرط یہ ہے کہ نفسانی محبت  
 روزانہ کرتا رہے کیونکہ حساب کی بغیر فایض کامل  
 نہیں ہو سکتے چھٹے شرط یہ ہے کہ نفسانی شہوت



کے اشتغال کے اسباب سی احتیاط رکھے کیوں کہ  
 برا ٹیکنیکل کے وقت طبعی مقدار اُن کے تسکین کو کافی  
 ہو جائے ورنہ خدمت خیس نفس نفیس کو پیش  
 آئے گے یہ ہے رکاکت ہے کہ اشرف اذل  
 کے خدمت کرے کہ واسطے شریف کا فعل بنظر  
 اول اپنے ذات میں نیک ہونے کے سبب سے  
 اور بنظر ثانی غیر کو نفع پہنچانے کے باعث سی  
 ہوتا ہے اور ردیل کا عمل بنظر اول خدمت کرنے کے  
 باعث سی اور بنظر ثانی آپ نفع اوٹھانیکے سبب سے پایا جاتا ہے  
 فائدہ

مضرات کی موجبات کی چار نوع ہیں ایک شہوتِ زلت

۴۰  
"نفع"

۴۰  
"نفع"

اُسکے تابع ہی دوسری شرارت جو اُسکے تابع ہی تیرے  
خطا خزن کی تابع ہے چوتھی شقا حسرت اُسکے تابع ہے

## نورین فضل

نفسانی امراض اور انکی معالجہ کی نین

نفسانی کل امراض اُسکی قوی کے اخراجات سے پیدا ہوتے  
ہیں اور اخراجات کی اسباب ہر ایک نفسانی قوت  
کے تین ہیں ایک افراط جو اُس قوت کا اپنی مقدار  
سے زیادہ ہو جانا ہے دوسرے تفریط جو اُس قوت کا  
اپنی مقدار سے کم ہو جانا ہے تیسرے ردات جو اُس  
قوت کا اپنے کیفیت سے خراب ہو جانا ہے پس  
معالجہ کی غرض سے اس فصل میں چند مشہور

نفسانی امراض درج کیے گئے ہیں تاکہ اسی قیاس پر  
باقی امراض کا یہ علاج کیا جائے۔

### امراض

حیرت اشیاء کی تحقیق میں مختلف دلائل کے پیدا  
ہونی سی ذہن کی جموع یا جید پریشانی ہے اس مرض کا  
قوت تیز کی زیادتی اور جہل کی وجہ سے اس کا عجز ہے  
جہل بسیط اشیاء کی تحقیق میں جلیبی سے ذہن کے  
بے موقع یا جید سادگے ہے اس مرض کا سبب قوت  
تیز کی کمی اور جہل کے وجہ سے اس کا قصور ہے۔  
جہل مرکب اشیاء کی تحقیق میں خود پسنداری سے ناواقف  
دانائی کا جموع یا جید یقین ہے اس مرض کا سبب قوت

تمیز کے خرابی اور جہل کی وجہ سے اُس کا نقصان ہے۔

### فائدہ

جو کہ قوت تمیز کا فعل نظری و عملی طریقہ سے ہوتا ہے  
نظری طریقہ کا فعل حکمت ہی اور عملی طریقہ کا فعل  
عدالت پس و ات کے سبب سے قوت کے  
دونوں طریقہ ٹھل ہو جاتے ہیں نظر سے  
کے بطلان سے جہل اور عمل کے بطلان سے  
خود پسندی عارض ہوتے ہیں۔

غضب طبیعت کی خلاف پرتفاخر (مثلاً عجیب وغیرہ)  
سے نفس کے بیدار یا بیجا شورشیں اس مرض کا سبب  
وضع کی زیادتی اور جہل کی وجہ سے اُس کا عجز ہے

جس میں اپنی حفاظت میں بزدلی (مثلاً بی ثباتی و عینہ) سے نفس کا ہی موقع یا سجد سکون ہے اس مرض کا سبب قوت دفع کی کمی اور جہل کے وجہ سے اس کا قصور ہے خوف حوادث کی اندیشہ میں اپنی لا چاری (مثلاً موت و عینہ) سے نفس کا ہی موقع یا سجد گہرا ناہی اس مرض کا سبب قوت دفع کی خرابی اور جہل کی وجہ سے اس کا نقصان ہے

### فائدہ

واضح ہو نفس کا اپنے تحریک پر مقتدر و مختار ہونا حیات کی غایت ہی اس طرح نفس کا اپنی تحریک کے عجز کے تکلیفات سے نجات پانا موت کے مصلحت ہی اس صورت میں حیات و موت

قوت دفع

اعتبار

دو دن اپنے اپنے محل و موقع پر نہایت مساب  
 و ضروری ہیں چنانچہ اگر موت نہوتی تو لا علاج  
 و بچید در و د و عشم سے کہے نجات نہ ملتے اس  
 بنا پر موت سے خوف نازیباس ہے کیونکہ  
 موت اپنے موقع پر ان رسوائے و عذاب  
 (مثلاً ذالت انظلام و در دے در مان و غیرہ)  
 سے رہائے بخشے ہے جن کے مقتابلہ میں مرگ  
 زندگے پر فائق ہوتے ہے احوال امر  
 کے مداوا اور معائب کے مدافع میں موت  
 سے ہرگز نہ ڈرے لاکن بے ضرورت  
 تہلکہ کا اقدام ہے ناروا ہے کیونکہ

بے وجہ لغات سے روگرداں لئے حتمی ہے  
 کثرت شہوت لذات کے طلب میں طمع بجا  
 سے نفس کی بیوقوف یا بچہ خواہش ہے اس مرض کا سبب  
 قوت جذب کی زیادتی اور جہل کی وجہ سے اس کا عجز ہے  
 ابطال ضروریات کے رفع میں خام خیال سے  
 نفس کا بیوقوف یا بچہ اجتناب ہی اس مرض کا سبب  
 قوت جذب کی کمی اور جہل کی وجہ سے اس کا قصور ہے  
 حزن مطلوب کی یاد میں اس کی فقدان سے نفس کے  
 بیوقوف یا بچہ خواہش ہے اس مرض کا سبب قوت جذب  
 کے خرابی اور جہل کے وجہ سے اس کا نقصان ہے

فائدہ

دنیا کی مشیاء گزشتہ و گزشتہ میں اسنے دلست  
 نچا ہیئے بلکہ ضرورتاً اختیار کرے محفل کا عطر دان  
 انکی مثال ہے کہ نوبت بہ نوبت ایک سے دوسرے  
 تک پہنچتا ہے مگر اکثر حزن کا مرض توجہ کے بغیر  
 رہے جاتا رہتا ہے الاحسد کے اندوہ سی خدا محفوظ  
 رکھے کہ واسطے اسکا صاحب جہان کے نعمات  
 اپنا حصہ کچھنے سے سمجھتا ہے اور وہ کو اسنے  
 بھرہ ور دیکھ کر رقیب باز جلتا ہے یہ کہیں کر  
 ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کو تمام نعمات میسر آئیں  
 اور سب محروم رہیں بالفرض اگر حاصل ہی ہو  
 تو اسکا اسنے متمتع ہونا کب ممکن ہے۔

میں نے  
 لکھا ہے

۲۰  
 میں نے  
 لکھا ہے



حد حرص و بجا و غضب فاسد سے  
مرکب ہی اسکا سبب قوت جذب کے  
ردات اور قوت متمیز کے تفریط ہے۔

### معالجہ

نفسانی قوت کے انحراف کی تعذیل سے  
امراض کا معالجہ کریں یعنی قوت کی انحراف  
کے اسباب منقطع کیئے جائیں اور کہی نفسانے  
امراض جسمانی امراض کے باعث ہی  
بہم پیش آتے ہیں ان کا علاج یہ  
سبب کا انقطاع ہے یعنی جسمانی  
امراض کا علاج کرنا۔ فقط

۲۰  
بہم پیش

۲۰  
بہم پیش

ہر مقلد یا مقلد کو کمالیہ تین سترہ کتب پر مبنی ہے۔

## پہلی فصل

تدبیر مندر اور اُسکی ضرورت کے بیان میں

واضح ہو تمام حیوانات لباس و آلات سی قدرتی آستہ  
و پیراستہ پیدا ہوتے ہیں اُنکے غذا اصل طبیعت میں  
ساختہ و پرداختہ اُنکے موطن میں ہر وقت مہیا  
پائی جاتے ہے چنانچہ اُنکے توجہ اُسکے محض طلب میں  
منحصر رہتی ہے تاکہ نفسانی حاجت سے تسکین ہووے  
اُسکے خلاف انسان لباس و آلات سی معرا ہوئے  
اُسکے تمام حاجات تدبیر و دستکاری کے بغیر  
(مثلاً بونے کاٹنے بننے گوند بنے پکانے وغیرہ کے)

رفع نہیں ہو سکتے ان جملہ مراتب کی دستی اوقات کے  
 صرف آلات کی استعمال و مددگاروں کی مدد کے  
 بدون ناممکن اس وجہ سے تمام حوائج روزمرہ کا  
 روزانہ انصرام محال لا محالہ مادہ معیشت کے ذخیرہ  
 کرنے کے احتیاج پڑے سطح سے کہ خارجی سبب  
 اسکو جلدی سے خراب نکرین یہ ہی ضرورت  
 منزل ہے اور تدبیر منزل خاص اس بلعینی  
 و ترتیب نسبت کی محافظت تحصیل ہے جو مرد  
 و عورت والدین و اولاد خادم و مخدوم مال و  
 مالدارین باہم ہوتے ہے اس شرط کسی ہر ایک  
 شخص کی حال کی تدبیر پیروی کی جائے

۲۱  
 سکران

ایسے طریقہ پر کہ جبین تالیف و محبت کی صورت پیدا  
 ہو جانی کیونکہ گہر کے آدمیوں کے لیے جدا جدا اعتدال  
 و افعال ہیں جنکے سبب سے امنین افتراق و ہستیاً  
 کیا جاتا ہے اور ان سبکے شرارت و معاونت سے وہ  
 مجموعی ہدیت جسر گہر کے معنی کا اطلاق ہو سکے مہیا  
 ہوتے ہیں اس واسطے گہر کا مدبر گہر کے آدمیوں کے  
 احوال پر مطلع رہنا چاہیے تاکہ اُس جماعت کو اُس  
 کمال پر جو گہر کے انتظام کا موجب ہو فائز کر دے

## دوسرے فصل

مال کی حفاظت کی بیانیہ

جاننا چاہیے جن اشیاء کا انسان طبعی محتاج ہے

۴۱۸۰

۴۰  
 ۱۱۸۰

انکا بدلہ روپیہ سی ہوتا ہے اس واسطے عقلاً روپیہ کے  
 حفاظت انسان کو لا بُد ہوئی اس کے حفاظت چوروں  
 سے ممکن ہی لیکن خرچ سی ناممکن کیونکہ خرچ کی ضرورت  
 سی وہ مطلوب ہی اس صورت میں روپیہ کی حفاظت <sup>انتظام</sup>  
 خرچ و مکان محفوظ و آمدنی کافی پر منحصر ہو سکتی ہے۔

### تیسری فصل

خرچ کے انتظام کے بیان میں

واضح ہو ہر ایک شخص کو خرچ کے بند و بست کے ضرورت  
 ہے کیونکہ جب تک خرچ کا انتظام نہ ہو گا تب تک  
 کسی قدر آمدنی ہو کا فی نہو گے اس وجہ سی لازم ہے کہ  
 انسان اپنے آمدنی کے چار حصے کرے دو حصے معینہ

حاجات میں بخوشی اوٹھائی تیسرا حصہ اتفاقی قضیہ  
 کے انصرام کے واسطے رکھے چوتھا حصہ اُس وقت کی لیے  
 کہ حسین کسی سبب سے آمدنی باقی نہ رہے مقرر فرمائی  
 لاکن اند وختے کو بیکار چھوڑے بلکہ اُس سے ہمیشہ  
 ارزانی کے وقت ذخیرہ ہم پہنچائے اور بگڑی  
 ہوئے ہر شے خوش اسلوبی سے کام میں لائے

### فائدہ

کل اخراجات میں کفایت کا خیال کرنا چاہیے اس  
 شرط سے کہ اصل شے خراب نہ ہو بلکہ بد اسلوب نہ ہو جائے  
 اور تمام حاجات میں ضرورے حاجت و وجہ  
 مقدار کا لحاظ رکھنا چاہیے اس شرط سے کہ

تنگی وقت نہونے پائے مگر ستعالی شیار کی خریدنے  
 یا بنوانے میں آنکی خوبے مضبوط کے لئے اور  
 خرچوں کے نسبت صرف کثیر و سعی بلیغ کرنی چاہئے  
 کہ واسطے ایسے مصارف کی مالیت و نشان دیر کا فائدہ  
 سہتا ہی اور دوسروں کا بھی اس سے متمتع ہونا ممکن

## چوتھی فصل

سکونت کی مکانات کے بیان میں

یہود و بائبل اور اپنے کاموں کے کرنیکے واسطے  
 مکان ہر ایک کو مطلوب ہوتا ہے اس ضرورت سے  
 اشرفیوں کی آبادی میں دلچسپ پختہ حاجت کی  
 موافقت بلا اشتراک غیر مکان لیو سے اور ہر وقت

وہر حالت میں اُسکے نگاہبانے و پاسبانی کرے  
 کیونکہ سب سے مقدم مال کے حفاظت ہے  
 لاکن تمام ہشیار فضل سے فصل تک کے خرچ  
 کے ذخیرہ کے طور پر اپنے مکان میں ہمیشہ  
 ہشیار کہے تاکہ قحط و قلت کی وقت نہ ہو

## پانچویں فصل

آمدنی کی طریقوں کے بیان میں

جاننا چاہیے خرچ کے جاری رکھنے کے واسطے  
 آمدنی کا ہونا شرط ہے کیونکہ اُسکے لیے آمدنی  
 بغیر جمع کافی نہیں ہو سکتے اس وجہ سے ہر ایک کو  
 آمدنی کے حاصل کرنے کے ضرورت ہی ہیں



واضح ہو تمام آمدنیاں چار طریقہ پر منحصر ہیں ایک  
 قدرے ذریعہ دوسرے خرچ بار آور تیسرے  
 محنت چوتھے سرمایہ قدرتی ذریعہ سی مراد بن  
 اور ڈانگ وغیرہ کے آمدنے ہے جو تردد کے بغیر  
 آئے خرچ بار آور سے مراد سود اور رہے وغیرہ  
 کے آمدنے ہے جو روپیہ کے وجہ سے حاصل ہووے  
 محنت سی مراد مزدورے اور نوکرے وغیرہ کے  
 آمدنی ہے جو مشقت کرنے سے میسر ہووے سرمایہ  
 سے مراد تجارت اور ٹھیکہ وغیرہ کے آمدنے ہے  
 جو مال کے صرف سے وصول ہووے لیکن سرمایہ  
 دو قسم ہے ایک سرمایہ قائم یعنی جس کا نفع حاصل

شے کے بے انتقال کیئے دستیاب ہوتا ہے مثلاً کرایہ  
وغیرہ دوسرے سرمایہ دار جبکہ نفع جنس مبیعہ کے  
بیع سے ماتہ آتا ہے مثلاً مال کا منافع وغیرہ

### فائدہ

تمام پیشے چار قسم پر منقسم ہیں پہلے قسم میں شریف پیشی  
ہیں جو نفسانی ریاضت سے متعلق ہیں مثلاً وزارت  
نظامت طبابت وغیرہ دوسری قسم میں متوسط  
پیشے ہیں جو جسمانی مشقت سے متعلق ہیں مثلاً  
تجارت مساحت کتابت سپاہگری وغیرہ تیسری قسم  
میں مکروہ پیشی ہیں جو عقل کے خفت سے متعلق ہیں  
مثلاً حمالی دباغی موترانسی وغیرہ چوتھی قسم میں مہمومہ

پیشی ہیں جو بیرونی و بی عزتی سے متعلق ہیں مثلاً  
 سوخوری نقالی قرم ساقی دیوسی و عیسہ اور یہ  
 چارون قسمین پھر چار اعتبار سے مشوب ہیں پہلے  
 اعتبار میں ضروری پیشی ہیں جنکے بغیر بر اوقات  
 ناممکن ہی مثلاً زراعت وغیرہ دوسرے اعتبار میں  
 غیر ضروری پیشے ہیں جنکے بدون بسر برد ممکن ہے  
 مثلاً رنگریزی وغیرہ تیسری اعتبار میں مضر پیشی ہیں  
 جو اپنی ذات میں دوسرے پیشے کے محتاج نہیں مثلاً  
 آہنگری وغیرہ چوتھے اعتبار میں مرکب پیشی ہیں جو  
 دوسرے کے محتاج ہیں مثلاً آئینہ سازی وغیرہ  
 انتباہ

مرد کو روزی کی فراخے سے زیادہ کوئے زینت  
 نہیں حتی المقدور اُسکے لئے تدبیر پیروی کرے  
 اگر کامیابی ظہور میں نہ آئے تو لینگ نہو بلکہ فکر  
 و صلاح کے ساتھ غسل کے تکرار عمل میں لائی

### چھٹی فصل

ازدواج کی ضرورت کی بیان میں

جان و مال کی حفاظت و بقائے نسل کی ضرورت کے  
 لئے انسان کو چند در چند امور کا انصرام کرنا لازم ہوتا  
 انکا تنہا انجام دینا محال لامحالہ شریک مددگار کی حاجت  
 ہوتی ہی چنانچہ قدرت کا ملکہ و حکمت بالغہ نے اسی زوج  
 بیچ بنایا ایک کو دوسری کا محتاج کیا تاکہ مصلحت و ضرورت

مرد کی  
 بیوی کی  
 ضرورت

کے تقاضے سے ہر فرد زوج اختیار کرے اور وہ دونوں  
 شریکِ حال و معاون ہوں اس واسطے ہر زن و مرد کو عقلاً و  
 نقلاً لکھوائی لا بُد ہی اور تجربہ و ممنوع لاکن ازدواج میں  
 مسرف مغرور و تند خو بد کار بی ہنر زشت و افراد سی بچے  
 ہم سنی ہم مزاجی ہم چلنی ہمپا لگی وغیرہ ملحوظ رکھے ورنہ  
 ناموافقیت و سوس مزاجی کہ ام التکلیفات ہی پیش آئیگی  
 فائدہ

خانگی امورات میں میان بی بی باہم نائب و نزی کے نسبت  
 رکھتی ہیں اس نسبت کا مساوی ملحوظ و قائم رکھنا  
 طرفین کو چاہیے یعنی اپنے بے بے کے کفالت و عزت  
 و مروت کرنی مرد کو لازم ہے اور اپنے میان کے

۴۰  
 شادی

۴۱  
 ان نکاحات کے

دہشت و محبت رکھنے عورت پر واجب۔

## انتباہ

نا اتفاقی کے صورت میں رسوائی و خرابی کے

اندیشہ سے تحمل و صلاح کے واسطے طرفین کو حتی المقدور

توجہ و سعی کرنے چاہیے لیکن لاعلاجی و بی احتیاطی

کے حالت میں تلخ حیات و تضرع اوقات ہرگز

روانز کہیں بلکہ فتنہ و اشتراک و حسرت از کرین و نہ

جان کی تلف و حرمت کی خلل کا موقع پیش آئیگا

## ساتویں فصل

اولاد کے پرورش اور اسکی تعلیم بچپن میں

جو کم از دو سال کے بعد اولاد کا وجود اکثر یہی اس واسطے

۴۰  
عبارت

۴۱  
عبارت

۴۲  
عبارت

۴۳  
عبارت

اولاد کی پرورش کا بیان ہی تدبیر منزل میں لکھنا  
 واجب ہوا واضح ہوا اولاد کے پرورش والدین پر  
 فرض ہی اس کے تین حق ہوتے ہیں ایک یہ کہ مولود  
 کے تدبیر طب کے قاعدہ پر کرین دوسرے  
 یہ کہ اولاد کا نام نیک کہیں تیسرے یہ کہ  
 اس کے تعلیم و تربیت شایستہ طریقہ سے  
 انجام دین اس کے واسطے اوقات کا انضباط شرط ہے

### انضباط اوقات

ایک گھنٹہ رات سی بچوں کو اٹھائیں بول و برا ہے  
 فرغت کی بعد نہلائیں خدا کے عبادت کرائیں  
 آفتاب کی طلوع ہونے سے پہلے ہوا خورے کو

جنگل میں پیادہ پالیجا میں آفتاب نکلے سوار پتی  
 واپس لائیں تاکہ چہل قدمی ریاضت بدنے  
 ہوا خوری سی فراغت ایک ہی وقت اور ایک ہے  
 حرکت میں ہو جائے گھر پہنچ کر ہشتہ کہانے کو دین بعد  
 پڑھنے کو بھیجیں دوپہر کا کھانا مکتب میں کھلائیں  
 سہ پہر کو چٹے کے بعد ضروریات (یعنی پیشاب  
 پنچانے موہنہ ماتہ دہونے) سے فارغ کر آ  
 وہ کھیل جو اہو و لعب سی بری اور حکمت کی قاعدہ  
 پر مبنی ہوں اُن ہم سنون سے جو طبعی مہذب و ذلت  
 نیک ہوں کہیلنے دین شام کو پڑھا ہوا یاد کر آئیں  
 آگے کا مطالعہ دکھائیں کھانا کھلائیں اُسکے



بعد سولائیں لیکن بری صحبتوں بدخصلتوں خراب  
 کہیلوں بیکاری سے بچوں کو بہت بچائیں حتیٰ کہ  
 ان کا علم ہے بچوں کو نہونے پائے کیونکہ <sup>ان</sup>النسا  
 حَرِّصْ عَلَى قَامِنِغِ اس واسطے حد و قوف و بلوغ  
 عقل تک خرابیوں اور برائیوں سے وہ محض  
 رکھے جائیں شعور کے وقت کل ردیلتوں و  
 بدخصلتوں کے نتیجے انہیں سمجھا دیئے جائیں کہ  
 وہ اُس سے خود خائف و محبت ہوں۔

### فائدہ

تعطیل کے ایام و فرصت کے زمانہ میں تعلیم کے وقت  
 لڑکوں کو سپاگری کے فنون مثلاً نشانہ اندازی

انسان کو جس کی تعلیم  
 نہ کرے وہ اس کی تعلیم  
 نہ کرے وہ اس کی تعلیم

تعلیم و تربیت

و شناوری وغیرہ سکھائیں انکی تحصیل و تکمیل کے بعد  
 اُن ایام میں بحری و بری سفر شکار کے نام سے محنت کی  
 عادت کی واسطے اور دیار و مہصار کی سیاحت سیر کی  
 سے تحقیق و حکمت کی اپنی کرائیں لڑکیوں کو اُنکے مناسب  
 ان اوقات میں کام بتائیں ارجحان چوں کی اوجھل  
 ایک دم ضایع ہونے دین تاکہ وہ بیکاری سے ڈلی نہ  
 و طبعے نافر اور عسلے مراتب کی شائق و عادی ہوں

### ترتیب

جو کہ انسان تنہا اپنی لوازم کے انجام دہی میں عاجز و قاصر  
 ہے لہذا مدنی لطیف ہے تاکہ وہ اُن نعمات و کرامات  
 خیرات و حسنات کو جنہیں خود اکتساب نہیں کر سکتا

آپکے معاونت و مشارکت سے حاصل کر کے اصل خوشی  
 اور حقیقی لذت اوٹھائے مگر اُسکے اشخاص انواع حیثیات سے  
 مختلف المراتب (یعنی حاکم و محکوم امیر و غریب عالم و  
 جاہل شریف و رذیل بزرگ و خور دیگانہ و بیگانہ دوست  
 و دشمن) ہوتے ہیں بصورت میں اگر اُنکے حفظ مراتب  
 میں قصور ہوتا ہے تو بجائے معائن و متمتع کے مروت  
 و خاسر ہوتا ہے بنا بران اس جگہ ایسے داب کا عمل در آ  
 ذاتی لیاقت کی واسطے کافی ہو تحریر کیجاتی ہیں کیونکہ  
 اور و نئے طرز معاشرت اپنی ہی ادب و تہذیب کا نتیجہ  
 ہے جسے کہ اگر کوئی شخص سیکے نار و اکسر شان کرے تو  
 افضل کی فضیلت میں کچھ نہ سرق نہیں آتا بلکہ کاسر ہے

نالایق ٹھہرتا ہے چنانچہ جو وضع اپنی موضوع لہی مصلحت  
 ہوتی ہی تو اُسی ناموضوع کہتے ہیں لاکن حکام کی دوا  
 چونکہ زیادہ تر مشرادر بیشتر با خطہ ہے اسلئے ایک  
 خاص داب انکے حاضر باشی کا ہی لکھا جائیگا  
**داب حرکت و سکون**

رقار میں متانت سادگی خاموشی میا نہ روی چاہئے  
 اسطرح بیٹھنے میں جگہ اور طرح کا بھی لحاظ ضروری  
 تاکہ اپنا اور اوروں کا حفظ مراتب ہی مگر صدر کی آ  
 سرداری و فضیلت کے بغیر ہرگز سزاوار نہیں <sup>مقتضی</sup> اگر ناواقف  
 و بچیلے سے اپنے منصب کی خلاف جگہ بیٹھ جائی تو  
 علم و اطلاع پر اپنے مناسب آ بیٹھ جو کسے وجہ سے

اسکے مناسب جگہ گنجائش ہو تو کشادہ خاطر پہرائی لیکر  
 آدمیوں میں کسی مکروہ حرکت (مثلاً قہقہہ مارنے ڈکا  
 لینے کہنکارنے ناک سنکنے دانت کریدنے وغیرہ) کا  
 ارتکاب نہ کری اسی وجہ سے تنہائی میں سونا لازم ہے کیونکہ  
 سونیکے حالت میں اکثر ایسے افعال صادر ہوتے ہیں  
 جنکا انکشاف مذمت و خفت کا موجب ہوتا ہے

### داب کلام

سوچنے سمجھنے بغیر نہ بولے فحش و بد گوئی و کذب ہرزہ گوئی  
 و طعن و تلی و متحر و قطع کلام سے بچے مختصر و دلچسپ و مفید  
 و معقول بات کہی اگر مخاطب ایک ہو تو اسکی سماعت کے لائق  
 اور جو مجمع ہو تو انکے سننے کے موافق آواز سے کلام کرے

لیکن سامعین کی طبع کے ناگواری کا لحاظ و مطلب کے  
 ادائی کا خیال کہی جتنے کہ بات کا جواب بی پوچھے نہ  
 اگر کوئے استفسار ایسے جماعت سے کیا جائے نہیں  
 خود پہے ہو تو اور دن کا منتظر و جماعت کا متفق ہے  
 اور جو مصلحت و ضرورت کے وجہ سے اختلاف ہے  
 پیش آئے تو اور دن کے کلام پر مختصر نہ ہو بلکہ  
 اپنے مدعا کے اثبات کے واسطے اسکے موافق مثال و نظیر  
 گزرائے ہمیشہ سابقین و لاحقین کو غالب و حاضر  
 کلمۃ الخیر (یعنی دعا و ثنا) سے یاد کرے

### فائدہ

دیوانوں مستون لڑکون نامہذبون سی مخاطب ہونا

بجائے غلاط

موافق سرچ لہضم صلاح الکیموس شیر غذا کھانا کھانی  
بلکہ غذائیں اور انکے اوقات و مقدار طبع کے قاعدہ اور  
وقت کے مصلحت پر تقسیم کرے تاکہ اسکا ثقل کاہلی کا سبب  
اور محنت کی حرج کا عہث نہ ہو مثلاً ناشتہ غذائے  
دوائی (یعنی چائے آشجو پالودہ وغیرہ) سی کیا جائے  
مگر تبدیل غذا یا تقلیل مقدار سے ہضم کے صلاح  
ملک و موسم و سن کی رعایت کی ساتھ عمل میں لاتا ہے

### حکایت

عجم کے کسے بادشاہ نے ایک طبیب جاذق جناب رست  
آب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابر  
مین ہدیہ کے طریق بھیجا تھا مدت تک طبیب حاضر بنا

منع ہے انہیں کلام کرنے میں بہت آفات  
ہیں اور کم گوئے میں نہایت مصلحت و حکمت

## داب طعام

بزرگوں و سرداروں کی دسترخوان پر خود کسے امین  
سبقت نہ کری متوسط حالت سی طرح کہانی کہ کسی کو کراہ  
نہائی اپنی حاجت و خواہش پر اور ونکی حاجت و خواہش کو  
فاق یا برابر جانی کسی شے کا آپٹا بننے لار دولا کد کا مال

## فائدہ

اشتہاد و تم ہے ایک کاذب جو لذات کی غرض سے نفس کے  
طرح فاسد ہی دوسری صادق جو بدال و تحلیل کے ضرور  
ہے جہانی عصا کی طلب ہی اشتہا صادق میں اس کے



مگر علاج کا اتفاق نہوا آخر شش طبیب نے رخصت طلب  
 کے اپنے رخصت فرمایا طبیب نے بادشاہ کے حضور  
 میں حاضر ہو کر عرض کیا وہاں بیماری نہیں ہوتے  
 میرا رہنا بیکار تھا اس واسطے رخصت ہو آیا باد  
 نے بیمار سے نہونے کا سبب پوچھا طبیب نے  
 جواب دیا عرب کمال اشتہا میں کہاتی ہیں تھوڑے  
 ہو کے رہتے ہیں ہمیشہ ریاضت کیا کرتے ہیں۔

### داب لباس

عقلًا نقلًا و ثما بدن کا ستر لازم ہے اور برہنگے  
 ناپسندیدہ و معیوب چنانچہ جب قدر مہذب و شایستہ  
 اشخاص ہیں اس قدر انہیں ہر ایک عضو و محل و موقع

کے لباس جُدا جُدا ہیں لیکن اُنہیں مصلحت و  
 ضرورت کا خیال کرنا لا بُد ہے مثلاً شبِ خوابی کے  
 لباس میں راحت و آسائش ہو اور میو سیر و ملاقات  
 کے لباس میں متانت و سادگی جنگ کے لباس میں  
 حفاظت و مضبوطی و چپتے دربار کے لباس میں شوکت  
 اور اپنے پیشے کے مناسبت ملحوظ رکھنے چاہیے

### دابِ سلاطین

حکمائے حکام کے ذوات کو آگ کے مانند مفید و مخوف  
 بیان کیا ہے اُنکے تقریباً اجتناب لکھا ہے اور رکھا ہے کہ  
 اگر بضرورت شدید مرتکب بھی ہو تو کمال دیانت و  
 صیانت ادب و تہذیب خیر خواہی و خوشی و فاداری



حالت میں ناچار و متعذر ہے لغیر عن اُنکے ستر  
 معائب اظہار محاسن برحت رسانی عظمت دالنے  
 میں مبالغہ کشید بجالائے حتیٰ کہ اُنکے معاملہ میں  
 ترجیح و تقدس اُنکے منسوب اور خطا و تقصیر اپنے  
 طرف معطوف کرے کیونکہ مرجح کے مقابلہ میں  
 تساوی اور حاکم کے معاملہ میں تنصیف ناجائز  
 و مستنع ہے گذشتہ ازین خطا پر اعتراض  
 و انفعال عتاب سی مخلصے کا وسیلہ اور تقصیر  
 اقرار و خجالت شد دے نجات کا ذریعہ ہے

### تعلیم

بچوں کو اُنکے زبان میں پہلے علم حکمت پڑھائیں

بعدہ کوئے فروغی فن جبکہ جانب طبعی میلان و  
مناسبت پائین معہ ایک اور مروج زبان کے  
کہا میں تاکہ تحصیل کے آسانی و معاشکے فرغت ہو سکے

### فائدہ

تحصیل کے فرغت کی بعد بچوں سے بے ضرورت  
بہرہ مصلحتاً انکے مکتبہ کے ذریعہ سے روپیہ حاصل  
کرائیں کہ معاش کے اکتساب کا ملکہ اور اُس  
فن میں کامل مہارت ہو جائے بلکہ انکی شاد  
انہیں کے ذمہ مسترد فرمائیں یعنی اپنے  
شاوے اپنے روپیہ کے صرف سے وہ آپ  
کریں تاکہ شعور و بلوغ کے زمانہ سے ایک

۲۰

لفسانے تقاضا ڈالتے لیاقت اور صفاتے وقعت  
کے واسطے ہمیشہ و ہر دم اُن پر معین رہے

## انتباہ

اولاد کے نالایقے و بد فطرتے و لاعلاجے کے  
حالت میں اُنہیں عاق کر دے ورنہ اُنکی بد اعمالی  
کے پاداش میں خود بے شریک ہو جائے گا

## آٹھویں فصل

والدین کے حقوق کی بنیاد

جو کہ والدین کا ابقا اولاد کے شعور و وقوف کی تک  
اکثر یہ رہتا ہے اس واسطے والدین کے حقوق کا بیان  
بھی جب ہوا واضح ہو مولود کے اولے سبب والدین

اُنکی پرورش مولود کی بقا و کجیتل کا موجب اس صورت میں  
 خدا و رسول اور بادشاہ عادل کی بعد والدین کا  
 رتبہ و حق سب سے زیادہ و فائق ہے اس لحاظ سے  
 اُنکی نصیحت و نصیحت بجالانی اور خدمت و اطاعت و تعظیم  
 کرنے چاہیئے چنانچہ اس کے مصداق یہ آیه کریمہ ہے  
 اَنْ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا  
 فائدہ

باپ کی تعظیم و حقوق سے امتداد کی حقوق و نصیحت بہت  
 زیادہ ہیں چنانچہ اس کا مصداق سلطان سکند کا قول ہے  
 لان ابی کان سبباً لحیوة الفانیة  
 لان معلّم کان سبباً لحیوة الباقیة

یہ جو سبب  
 ہے کہ خدا و رسول اور بادشاہ عادل کی بعد والدین کا  
 رتبہ و حق سب سے زیادہ و فائق ہے اس لحاظ سے  
 اُنکی نصیحت و نصیحت بجالانی اور خدمت و اطاعت و تعظیم  
 کرنے چاہیئے چنانچہ اس کے مصداق یہ آیه کریمہ ہے  
 اَنْ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا  
 فائدہ  
 باپ کی تعظیم و حقوق سے امتداد کی حقوق و نصیحت بہت  
 زیادہ ہیں چنانچہ اس کا مصداق سلطان سکند کا قول ہے  
 لان ابی کان سبباً لحیوة الفانیة  
 لان معلّم کان سبباً لحیوة الباقیة

## نورین فضل

خدام کی تدبیر کے بیان میں

جو انسان اپنے معیقلے و نادانے سے کوئے حریف  
 آپسکے اعانت کی واسطے نہیں کر سکتے وہ اہل متیان  
 کے خدمت گزاری کے مستحق و سزاوار ہیں تاکہ  
 ممتاز اعانت ہر صر (یعنی اُنکے لیے کسبِ مالش)  
 کریں اور وہ اُنکے خدمت بالذات (یعنی  
 محند و مومن کے امورات خانہ دارے)  
 انجام دین اس صورت میں اپنے امورات  
 کے انجام دینے کے لیاقت خدام میں اول دیکھ لینا  
 چاہیے کیونکہ وہ اپنے کم ہنر و عسر و غر کے



سبب سے مجبور و معذور ہیں پہلے ان کے ضروریات کا  
 تمامہ کفیل ہونا لازم ہے جسے کہ وہ تنگ و  
 حیران نہ رہیں بلکہ رعایت چشم پوشی سے عفو  
 فہمائش و عنبرہ اپنے اپنے موقع سے ان کے ساتھ  
 ملحوظ رکھتے تاکہ ان میں دل سوزے خیر خواہی  
 رفاقت محبت پیدا ہو جائے اگر اسپر یہ خطا  
 برخلاف عہد اکرمین تو اس صورت میں تمام سیاستوں سے  
 جدا کرنا اچھا ہے کہ واسطے خدام عضا کے مانند ہیں  
 اور لا علاج و مؤلم عضو کے کوئی تدبیر قطع سے بہتر نہیں  
 مگر یہ علاج کل اصلاح کے تدبیر انتظار کے بعد  
 کیا جائے کہ واسطے کہ قدیم خادم کے صفحہ پر

یہ لامتناہی موسومہ بحال باقی مل کر یا سکے بنی ہیں

## پہلی فصل

تہذیب کی ضرورت کے بیان میں

ہر ایک موجود کے واسطے ایک طرح کا کمال ہے  
 بعض موجودات کا کمال پیدائش سے آنکی وجود کے  
 ساتھ لاحق ہوتا ہے وہ اجرام علوی ہیں اور  
 بعض موجودات کا کمال ان کے وجود کے بعد عارض  
 ہوتا ہے وہ اجسام سفلی ہیں جس موجود کا کمال اس کے  
 وجود کے بعد عارض ہوتا ہے اس کو نقصان سے  
 کمال کی طرف طبعی حرکت ہے اس حرکت میں آپسی  
 اعانت مطلوب ہوتی ہے اعانت کی تین طریقہ ہیں

بِالْمَادَّةِ بِاللَّاحِ بِالنَّحْدِ مَت بِالْمَادَّةِ وَهِيَ كَمَا حَوَّنَ  
 اعانت کی بعد معین کا جز ہو جائے مثلاً غذا کے  
 ادا و اجسام نامیہ میں۔ بِاللَّاحِ وَهِيَ كَمَا كَوْنِي شَيْءُ  
 ادا و کا وسیلہ و واسطہ ہووے۔ مثلاً پانی کی  
 ادا و قوت غازیہ میں۔ بِالنَّحْدِ مَت وَهِيَ كَمَا كَيْفَا  
 فعل دوسرے کے کمال کا موجب پایا جائے مثلاً  
 آفتاب کی ادا و موالیہ ثلاثہ میں لیکن بِالنَّحْدِ مَت  
 دو قسم ہے ایک وہ کہ جسکے فعل کی غایت خدمت ہو  
 مثلاً غلام کی خدمت اپنی صاحب کے لیے یہ نہ خدمت  
 بالذات ہے۔ دوسرے وہ کہ جسکے فعل کی غایت  
 کوئی اور امر ہو مثلاً چرواہے کی خدمت اپنی مویشی

۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲

کی واسطے یہ خدمت بالعرض ہے جو کہ ان اقسام کے  
 اعانت تمام اجسام سفلی میں باہم معلوم ہوتی ہے بلکہ  
 اوسکے بغیر انجا بقا و کمال محال اس بنا پر انسان ہے  
 بذات واحد بدون آپسکے امداد کے اپنی ضروری ہوتا  
 (یعنی غذا لباس مکان وغیرہ) ہرگز انصاف نہیں کر سکتا  
 اگر بالفرض ان ضروریات سے صرف ایک غدا کا ہی  
 تنہا اہتمام کرے تو پہلے آلات کی مادہ کی فراہمی یعنی  
 آہن چوب وغیرہ کی (اونکے معدن و منبع سے اسکے ذمہ  
 عاید ہوگی پھر انکا بنانا بعدہ قلبہ ان کے آلات کی تیار  
 لازم آئی گے اسکے بعد زراعت اور اوسکے جملہ مراتب  
 ابتدا سے انتہا تک تنہا پوری کرنی پڑینگے تو کیونکر

فضل تک ایک دینی یہ تمام امور انجام دی سکے گا  
اس واسطے وہ بالطبع مدنی ہے تاکہ آپکے اعانت کے  
وسیلہ سے اپنی ضروریات رفع کرے یہہ ہے  
فضیلت ہے چنانچہ حکمائے لکھا ہے  
فضیلت الفلاحین هو التعاون بالأعمال فضیلت  
التجار هو التعاون بالأموال فضیلت الملوك هو  
التعاون بالأرائی السیاست فضیلت الاطین  
هو التعاون بالحكم الحقیقة ثم هم جمیعاً يتعاونون  
على عمارة المدن بالخیرات والفضائل

دوسری فصل

مذاہب کی ماحیت کے سیانمین

[illegible]

اپنے اجزاء سے علاوہ ہر مرکب کے واسطے ایک طرح کی  
 خاصیت حکم صورت الگ الگ ہے جسکی رو سے  
 اُن میں فرق و امتیاز ہوتا ہے اسی قاعدہ پر انسانے  
 اجتماع کے لیے ہی اُس کے اشخاص سے جدا ایک طرح  
 کی خاصیت حکم صورت ہوتی ہے جیسا کہ انسان کے  
 ارادی افعال دو قسم ہیں ایک خیر دوسرے شر  
 ویسا ہی اجتماعات بھی دو قسم ہیں پہلی قسم  
 نیکی کے سبب دوسری قسم بدی کے باعث  
 قسم اول کو مدینہ فاضلہ کہتے ہیں قسم ثانی کو مد  
 غیر فاضلہ یہ مدینہ اپنے حسب حالت (یعنی مختلف  
 طور وں اور قسموں پر) جدا جدا ناموں سے نامزد

ہو سکتا ہے لیکن مدینہ فاضلہ ایک ہی قسم ہے کیونکہ  
 رستی دینی کا ایک ہی طریق ہے مدینہ فاضلہ  
 اُن لوگوں کے اجتماع کو کہتے ہیں کہ جو نیکیوں کے  
 حاصل کرنے اور بدیوں کے دور کرنے میں مصروف  
 رہتے ہیں انکا اعتقاد خلقت کے مبداء و منتهی  
 و اثنائی حالت میں رستی کے سبب سے باہم  
 مطابق اور اُنکے افعال انسانی بقا و نفسانی  
 کمال کی غرض سے تہذیب و سیاست پر مبنی  
 ہوتے ہیں اسوجہ سے اختلاف و تغیر حالات میں  
 بھی اس جماعت کے فعلوں کی علت غائی ایک  
 اور فکر و خیال آپس میں موافق اگرچہ یہ افراد مختلف

۴۰

۴۱

۴۲

اوقات یا متفرق مقامات میں جدا جدا ہوں مگر  
 حقیقت میں متفق و متحد پائے جاتے ہیں انکی مثال  
 لباس و طعام کے اقسام ہیں کہ باوجود مختلف المات  
 ہونے کے انکی غایت و منفعت میں اختلاف نہیں ہوتا  
 مدینہ فاضلہ ان پانچ جماعتوں سے مشتمل ہوتا ہے  
 ایک حکما کی جماعت جو تہذیب و شائستگی کے سب سے  
 فضل و اکمل ہوتی ہے انکا کام موجودات کے  
 حقیقت کا جاننا ہے مدبر مدینہ انکو کہتے ہیں دوسرے  
 علما کی جماعت جو علمی فضیلت کے باعث سے بزرگ  
 ہوتی ہے ان کا کام درس و تدریس ہے و عظام مدینہ  
 انکو کہتے ہیں تیسرے شجاعون کی جماعت جو عجمت



کی وجہ سے اشراف ہوتی ہے انکا کام ملک کی حفاظت  
 اور لڑنا ہے حامی مدینہ انکو کہتے ہیں۔ چوتھے پیشہ ورو  
 جماعت جو فنون شریفہ کے ذریعہ سے معزز ہوتی ہے  
 انکا کام وکالت مساحت سیاق وغیرہ ہے مقدرا  
 مدینہ ان کو کہتے ہیں پانچویں اہل حرفہ کی جماعت جو  
 مال کے وسیلہ سے ممتاز ہوتی ہے انکا کام تجارت  
 وصنعت وغیرہ ہے مالیان مدینہ ان کو کہتے ہیں او  
 جو لوگ کہ آلات کے طور سے ان جماعتوں کے کام  
 میں آتے ہیں وہ جداگانہ ذکر کے قابل نہیں۔

### فائدہ

مدینہ فاضلہ میں خیرات مشترک یعنی صلاح و فلاح کے سببا

(مثلاً نہر تالاب - بند - پل - نل - تار - ریل - سڑک  
 ڈاکخانہ - مسافر خانہ - شفا خانہ - محتاج خانہ - عجا رب خانہ  
 کتب خانہ - رصد خانہ - کالج - چہاپہ خانہ - تربیت خانہ  
 سطح خانہ - حصار - حربی مدارس - ہنرستانی مجالس  
 تجارتی قانون - ملکی گودام - دھانی کارخانہ وغیرہ)  
 موجود کیے جاتے ہیں تاکہ اسن درفاد کے سبب سے  
 ہر ایک اپنے کسب کمال کا موقع پاوے۔

### تیسری فصل

محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ

اپنی محنت کی آپ تالیف و تکمیل کریں تاکہ اُس سے خود  
 شمتع ہوں اور ملکوں کی صرف کارروائی ہووے

۱۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۲۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۳۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۴۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۵۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۶۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۷۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۸۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۹۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ  
 ۱۰۔ محنت کی تقسیم و تالیف و تکمیل کے بیانیہ

ورنہ بہت سخت (یعنی غیر ملک کے آدمی) اُسکے نفع میں  
 شامل و داخل ہو جائیں گے چنانچہ عمدہ قسم کا ناصاف  
 نیل تھینا ستور و پیمن اوسط نرخ پر ہندوستان سے  
 انگلستان جاتا ہے وہاں سے وہ ہی صاف ہو کر  
 تھینا تین ستور و پیمن اوسط نرخ پر پہر آتا ہے۔  
 اس صورت میں اس کے دو حصہ کا شریک انگلستان  
 ہو گیا اور باز گشتگی کا خرچہ نادانی کا جرمانہ مترا  
 دیا جاسکتا ہے بلکہ غیر ملک کے آدمی زیادہ نفع  
 اٹھائیں گے کیونکہ علم انتظام مدن میں یہ مسئلہ بہت  
 کیا گیا ہے کہ پیداوار میں محاصل محدود اور مصنوعات  
 میں نامحدود ہوتا ہے رہی محنت کی تقسیم و تالیف کے

فوائد ڈاکخانہ کے احوال کے ملاحظہ سے کماحقہ ظاہر  
 ہو جاتے ہیں کہ کیسا سخت و دشوار کام کیا ہے  
 آسانی و خوبی سے انجام پایا ہے اس بنا پر اپنی  
 ضروریات اور اسکے متعلقہ کاروبار کے الگ الگ  
 اجزاء ایک ایک جماعت پر آپس میں تقسیم کرین کہ سوا  
 ایک آدمی سے ایک کام کامل ہو سکتا ہے پھر ان کی  
 مصلحت و ضرورت اور دوری و تعداد کی مناسبت کے  
 لحاظ سے ان کے مساکن و امکنہ مقرر فرمائیں تاکہ اشیاء کی  
 تکمیل اور محنت کی تقسیم و تالیف مساکمین بخوبی ہو جائے  
 فائدہ

کارخانہ نمین جہاں مشقت جگہ جہاں تقدیر کلین اور سانچن وغیرہ کام

۴۰  
 قلمیہ

۴۰  
 قلمیہ

میں لایں کیونکہ انکے ذریعہ سی خرچ کم اور کام زیادہ ہوتا ہے

## چوتھی فصل

سلطنت کی ضرورت کے بیان میں

ملک کے امن و آزادی کے لیے سلطنت وضع کی گئی ہے،  
 کیونکہ انسان کے ارادہ اور خواہشیں متباہن ہیں جنکی وجہ سے  
 ان میں اختلاف ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مقصد کے لیے  
 جداگانہ توجہ دیتی ہے مثلاً ایک شخص کا ارادہ لذت کی  
 تحصیل ہے اور دوسرے کی خواہش نعمات کی فراہمی اگر ان دونوں  
 بلا مراعیت انکے طور پر چھوڑ دیا جائیگا تو امداد کی جگہ غنا  
 کرینگے لذت کا محصل اپنے مقصد کے واسطے اور نعمات کا  
 جامع اپنے مطلب کے لیے قاتل دشمن لا یعقل مدعی ہونگے

اس واسطے ایک عاقل و عادل محافظ مطلوب ہوتا تاکہ  
ہر ایک کو اس کے مرتبہ پر قائم کر کے اس کے حق پر فائز  
کر دے اسی ضرورت سے سلطنت کی حاجت ہے

### فائدہ

مدائن کے تمام اقسام میں اس قوت کی زیادتی و کمائی  
جو اس کے بنا کی غرض ہوتی ہے سیاست و سیاست مقرر ہے  
جو کہ اجتماع کے بنا کی غرض بجز انسانی کمال و نقصانی  
اعتدال کے واقعی اور نہیں ہو سکتی اس واسطے  
حقیقت میں انہیں فضائل کی زیادتی و کمائی  
سیاست و ریاست کا حصہ ہے۔

پانچویں فصل

سلطنت کی ماہیت و اقسام کے بیان میں

سلطنت کا لفظ ان نظم و نسق ملکی کے اختیارات پر دلالت کرتا ہے جن کی رو سے رعایا کے جان و مال کی حفاظت کی جائے اور ان میں حقوق و محصولات قرار دی جائیں اگرچہ اسکی پابندی تمام ممالک کے باشندوں نے بجا کر رضا تسلیم کی ہو۔ واضح ہو سلطنت دو قسم کی ایک سلطنت ظالمہ جس میں شاہی اختیارات نامحدود ہیں حکومت کے اس طرز میں امن و آزادی عمل و رفاه کی ہرگز پابندی نہیں بلکہ بادشاہ کی مرضی و خواہش اور غیظ و غضب کا بجلہ اتباع ہے اسی سبب سے رعیت نہایت ناتوان و خائف بلکہ غلامی و قید کی حالت میں رہتی ہے بادشاہ کے خلاف

مرضی کوئی قول فوج نہیں کر سکتے اس واسطے سلطنت کے  
 معاون نہیں ہوتے حتیٰ کہ منافقانہ بسر کرتی ہے ایسے  
 سلطنت ہمیشہ خطرناک حالت میں پڑتی ہے دوسرے <sup>۲</sup>سلطنت  
 عادلہ جس میں شاہی اختیارات محدود ہیں حکومت کی اس  
 طرز میں امن و آزادی عدل و رفاہ کی بسر پابندی ہے  
 بلکہ بادشاہ کی مرضی و خواہش اور غیظ و غضب کا مطلقاً  
 دخل نہیں اسی سبب رعیت نہایت توانا و مطمئن بلکہ خود  
 مختاری و آزادی کی حالت میں بسر کرتی ہے بادشاہ  
 بخوف اپنے مصالح و مضار کی بابت جھگڑ سکتی ہے ایسا <sup>سط</sup>  
 سلطنت کی حامی ہوتی ہے حتیٰ کہ دوستانہ برتی ہے  
 ایسے سلطنت کی حالت ہمیشہ مستحکم رہتی ہے یہ سلطنت



دو قسم پر منقسم ہے ایک وہ کہ ملک کی حکومت کسی ایسے  
 اصل و طریقہ کے بموجب ایک فرمان روا کے اختیار  
 میں ہوئے جسکی فرمان برداری رعایا پر تا تبذیلی  
 طرز حکومت واجب و لازم رہے حکمرانی کے آئین و صانع  
 کرنے میں ارکان دولت دخل پائیں حکومت کی  
 سطح سے حکمران کو خود مختاری مملکت میں نہیں ہوتی  
 حتیٰ کہ اس کے اختیارات و ذات مقررہ طریقہ کے پابند رہے  
 ہیں اگر وہ اسکی پابندی سے انحراف کرے تو فرمانروا کے  
 فرمان داری سے رعیت آزاد ہو جاتی ہے یہی اسکو حکومت  
 اختلاف و تضاد باقی نہیں رہتا یعنی وہ معزول کیا جاتا ہے  
 چنانچہ اسلئے غلط افت اسکو سلطنت نوعی کہتے ہیں دوسرے

وہ کہ ملک کا بند و بست کسی عقلی یافتہ قانون و  
 قاعدہ کے مطابق رعیت کے قبضہ میں ہو و سلطان  
 حقوق و محصولات ہی وہ آزاد رہے سلطنت کے  
 امورات ملکہ چندے سے نوبت بنوبت اس کے  
 اشخاص انجام دین خاص و عام کی مصلحت کی موافق  
 آپس کی رضا و شورہ سے انتظامی ضوابط وضع  
 کریں چنانچہ ایمریکن سلطنت اسو سلطنت جمہوری کہتی ہیں

### چہٹی فصل

رعیت کی نگرانی کے بیان میں

شایستہ رعیت کی اختیار میں سلطنت کی کاروبار  
 تفویض ہونی سے بے انتہا فوائد ظاہر ہوتے ہیں

یعنی عموماً رعایا کے دلوں اور طبیعتوں میں قومی  
 حمایت جو شہ مارتی ہے حتیٰ کہ ضرورت کے وقت  
 سلطنت کی سب حامی ہو کر مالی و شخصی امداد دیتے  
 ہیں تمام دقتوں و خرابیوں سے سلطنت بچتی ہے  
 اسکی کامل محافظ اور پوری فوادار فوج رعایا بن جاتے  
 ہے اسوجہ سے اسکے بڑے بڑے مخالف اُس سے ڈرتے  
 ہیں چنانچہ اسکا مصداق خلافت راشدہ کا  
 احوال اور مہذب رعیت کی اختیار میں سلطنت کے  
 امور اس پر دہنوں سے وہ ہی سلطنت کا ایک  
 بڑا دشمن ہو جاتی ہے چنانچہ اسکا مصداق سن اٹھارہ سو  
 اکہتر عیسوی کا فرانسیسی انقلاب مگر ناشائستہ رعیت کے

یعنی خلافت صحیحہ کا نام ۱۱

قوت سلطنت کے مضرت کا قوی سبب ہوا کرتی ہے  
 چنانچہ اسکا مصداق ہندوستان کی محمد شاہ ہے  
 طوائف الملوکی اس واسطے رعیت کی حالت کی نگرانی  
 سلطنت پر لازم ہے یعنی جس قدر اس میں  
 شایستگی و تہذیب پائے اُسی قدر حکمرانی کے  
 اختیارات میں اُسکو ذخیل و شریک فرمائے

### ساتویں فصل

سیاست کی ماہیت کی بیان میں

سیاست دو قسم ہے ایک سیاست ناقصہ جسکی  
 غرض خلقت کی حکمرانی اسکا طریقہ ظلم و غلبہ ہے اسکا  
 لازمہ سلطنت کا نزلزل اور رعیت کی دشمنی دوسرے

سیاست فاضلہ جسکے غرض خلقت کی تکمیل اسکا طریقہ  
 حکمت و عدالت ہی اسکا لازمہ سلطنت کا استحکام  
 اور رعیت کی دوستی سیاست فاضلہ حکمرانی  
 کے کلیات کی اصلاح کرنی ہے اُس مجموعی ہیئت کے  
 درستی کے واسطے جو افراد انسانی کے جمع ہوئے  
 حاصل ہوتی ہے اسکے دو طریقہ ہیں ایک وہ  
 مذہبی فرقہ پر بلتی احکام کے بموجب اُسکا حصر کیا  
 جائے دوسرے وہ کہ ملکہ باشندوں پر وقت کے  
 مناسب اسکا تقرر عمل میں آئے تاکہ افراد انسانی کے  
 مجموعہ کی تالیف و ترتیب حکمت و عدالت پر بنائے  
 اور انسانی افراد اسکے ذریعہ سے اپنے کمالات کی تکمیل

طرف متوجہ ہوں یہ سیاست چارصل پر مشتمل ہے

## پہلی صل

ملکی قانون کی ماہیت کے بیان میں

واضح ہو قانون حقوق کی اثبات و ستاویزات کی تحت  
 نالشات کی ارجاع جرائم کی سزا مقدمات کی انفصال  
 محصولات کی تقرر کا دستور ہی اُسکی تجدید تبدیل ترسیم  
 و تنسیخ سخت ضرورت کے بغیر جماعت افاضلہ کی اجماع کی بدو  
 ممتنع ہی مگر سخت ضرورت میں جماعت افاضلہ کی مشورہ  
 سی ملکی قوانین کی ترسیم و تنسیخ تجدید و تبدیل کیجا جائے  
 اُسکا مسودہ ایک مدت معقوبہ تک تشہیر دیا جائے  
 اس غرض سے کہ جس کسی کو جو کچھ عذرات اُسکی بات

۲۰  
 جماعت

۲۱  
 جماعت

۲۲  
 جماعت

ہوں اس معینہ مدت میں پیش کرے کیونکہ قانون  
حقیقت میں رعیت و سلطنت کا باہمی معاہدہ ہے  
نہ تنها ایک فریق اُسکی تجدید و تہذیب کا مختار اور  
اس مقررہ مدت کے گزرنیکے بعد نہ دوسرا فریق  
عذر پیش کرنے کا مجاز اسی طرح پر سخت ضرورت میں  
جماعت افاضلہ کے صلاح سے ملکہ قانون کا مسوہ  
تبدیل و تجدید کے واسطے رعیت و سلطنت میں پیش کرینیکے  
مستحق ہی اور بشرط نظم و نسق ملکہ میں فوری ہونے  
کے سلطنت اُسکے رواج دینے کے ذمہ دار۔

دوسری اصل

ملک میں امن و آزادی قائم کرینیکے یا نہیں

۲۰  
تہذیب

۲۰  
قاعدہ ۱۱

عموماً تمام انسانی خواہشیں قوت سے فعل میں لائے  
 جانے مطلق آزادی ہے مگر یہ آزادی دو قسم ہوتی  
 ہے ایک آزادی نا جائزہ جسمیں ملکی قانون کی مخالفت  
 کی جاتی ہے اسکا لازمہ جبر و جفا ہے دوسرے آزادی  
 جائزہ جسمیں ملکی قانون کی متابعت رہتی ہے اسکا  
 لازمہ امن و رفاہ ہے جائز آزادی کی رو سے  
 انسانی افراد تین قسم ہیں ایک آزاد مطلق جو اپنے  
 ذوات و حقوق کے خود مختار ہیں۔ (مثلاً صحیح  
 حر و غیرہ) دوسرے مطیع جنکے ذوات و حقوق  
 کسی اور کے متعلق ہیں (مثلاً محکوم و ملازم وغیرہ)  
 تیسرے مجبور مطلق جنکی ذوات و حقوق کسی دوسرے



کے تحت میں ہیں (مثلاً عبد و محبوب و غیرہ) اس صورت  
میں ہر ایک اپنی مقدار کے موافق امن و آزادی کا  
ستحق ہو اس کا لحاظ رکھنا ضرور ہے ورنہ کمی خاص  
ذات کی مہبطی اور زیادتی اور رون کے لئے ظلم ہوگی

### تیسری اصل

انسانوں کی ذاتی قابلیت کے بمطابق

ہر ایک شخص کے افعال و احوال پر نظر کر کے اُس کے  
موافق ان کا مرتبہ و غیرہ مقتدر کر دینا کیونکہ انسان  
افراد کے درجہ تین قسم پر منقسم ہیں ایک وہ کہ بطبع  
نیک ہوں اور اُنکی نیکی اور رون تک پہنچے  
یہ لوگ عقل و فہم و ذہان ہیں ان کو حکمران بنائے

۴  
ظاہر

۵  
مبہوت

ذخیل و شریک کرین تاکہ بخوبی خیر پونہچائین  
 دوسرے وہ کہ نہ بطبع نیک ہوں اور نہ بدیہہ لوگ  
 مامون و محفوظ ہیں انکو آزاد رکھیں تاکہ حسب قابلیت  
 اپنے کمال پر فائز ہو جائیں تیسرے وہ کہ بطبع شریر  
 ہوں اور انکے شرارت اور وں تک پونہچے  
 یہہ لوگ شریر و رذالہ ہیں انسے رذالت چھوڑا  
 یا انسے ملک پاک کرین تاکہ انکے شرے اور محفوظ  
 رہیں مگر جرم کی مقدار و مراتب کی لحاظ سے سزا  
 معین فرمائیں یعنی پہلے مرتبہ جرم کی ارتکاب  
 قید و بید کی سزا تنبیہ و تہدید کے واسطے اور دوسرے  
 مرتبہ جرم کے ارتکاب پر جلا وطنی و عضو تراشی

کی سزا ملک کی رفاہ کے لئے دین لیکن عفو و چشم پوشی  
لئے حق میں ہرگز روا نہیں کیونکہ جرم کی سزا حقیقت  
میں آئندہ کا بند و بست ہے نہ کہ مافات کی تلافی

### چوتھی اصل

حقیقت کی حفاظت کی بنیاد

حقیقت کا زوال دو طریقہ پر ہوتا ہے ایک ضامن  
سے مثلاً بیع قرص بخشش وغیرہ دوسرے جبر سے  
مثلاً چوری زبردستی دغا بازی وغیرہ انہیں  
سے ہر ایک کی واسطے جدا جدا حکم و شکل معین ہیں  
چنانچہ پہلے طریقہ کے لئے انتقال کی صلاحیت اور  
دوسرے طریقہ کے واسطے ناجائز حیثیت مشروط ہے

۱۰۶

۱۰۶

پس ہر ایک صورت میں ذمی حق کو واجب معاوضہ  
 پہنچانا چاہیئے صلاحیت انتقال کی تعریف یہ ہے  
 کہ مملوکہ شے مکمل و جائز طور سے تحت مین آئی ہو اور  
 حیثیت ناجائزہ کے تعریف یہ ہے کہ مقبوضہ شے  
 ممنوع یا ناقص طور سے دخل کے گئے ہو۔

## آٹھویں فصل

### جنگ کے کلیات کی بیان میں

دشمنوں سے رہائی کے دو طریقہ ہیں ایک  
 ملاطفت و مدارا دوسری فتح و فتح مدار کا  
 مژہ دوستی و مروت ہی اور جنگ کا نتیجہ  
 فتح و شکست لیکن فتح کے صورت میں ہے

۴۰  
 جنگ

۴۱  
 جنگ

وقت وزیر بارے سے کہ جنگ کا لازمہ ہے  
 مفر نہیں اس واسطے حتی المقدور نہ لڑے  
 حکمت عملے سے کام نکالے چنانچہ تاریخ حکما  
 میں اسکے موافق سکندر اعظم کا حال لکھا ہے  
 کہ سلطان سکندر دارا کے ملک پر جب غلبہ  
 ہوا اور جنگ کا سامان اہل عجم کے پاس کثرت  
 سے دیکھا انکے بیخ کنی میں فتنہ عظیم پایا  
 تو خیال کیا کہ میرے یہاں سے جانے کے  
 بعد یہ لوگ دارا کے انتقام پر جلد آمادہ  
 ہونگے اس شورش میں روم کا ملک بھی  
 ماتم سے جا بیگا ناچار ارسطو سے مشورہ کیا

حکیم نے صلاح دے کہ اُنکے خیالات متفرق کر دو  
 تاکہ اُن کا معاملہ آپس میں ہو جائے تم اُنسے محفوظ رہو  
 اسی بنا پر سکندر نے ہر ایک کو جدا جدا ملک کے  
 حکومت عطا کی اُس روز سے اردشیر بابل کے  
 عہد تک جمیوں کو باہمی تنازع سے فرخت ہوئے  
 پانی گذر تاہم سلطنت کی امورات میں جنگ کا پیش آنا  
 ضروریات سے ہے اگر لڑے تو بادشاہوں کی  
 معاونت اور ملک کی مشارکت سی لڑے مگر جب ہے  
 بذات خود جنگ کا شریک نہ ہو کیونکہ اگر فتح ہوگی تو  
 کسر شان کا بدلہ ناممکن ہے اور جو شکست ہوئی تو  
 مشارکت کی حالت میں تدارک کرنا مشکل ہوگا جیسا

نپولین بونا پارٹ ثالث فرانس کی بادشاہ کا  
سن اٹھارہ سو اکتھتر عیسوی کی لڑائی میں گرفتار ہوا۔

### فائدہ

لڑائی کا سبب تغلب کا دفع یا ملک کی حفاظت مجھن  
خیر کی اشاعت یا انتقام کے سوا کوئی اور امر نہیں  
ایسی صورتوں میں تمام مہذب آدمی معاون و شریک  
ہوتے ہیں اور تن آسانی و پہلو تہی و انہیں کہتے

### نورین فصل

رویفی عسکر کے ضرورت کی بیانیہ

وضوح ہو ملک کی چار رکن ہوتے ہیں ایک اہل سیف  
دوسرے اہل قلم تیسرے اہل معاملہ چوتھے اہل صنعت انہیں

تا لیفے اعتدال اور ملکی مناسبت ملحوظ رہتی ہے یعنی ملکی  
 وسعت اور باہمی ضرورت پر انکی تعداد قائم کی جاتی ہے  
 اس بنا پر حافظ المدینہ کی تعداد وہ ہونی چاہی جو معلوم  
 لینے برابر و مناسب ہو وی کیونکہ اعداد کی تعداد اکثر معلوم  
 ہوتی ہے اور نامعلوم عدد کی ایسی کوئی تعداد مساوی و  
 کافی نہیں ہو سکتے ناچار محافظوں کی تعداد محفوظوں کے  
 برابر مطلوب ہوتی حالانکہ یہ امر سخت دشوار بلکہ قریب الحاح  
 ہے لامحالہ تمام ملک کی صحیح و سالم لڑکوں کو ایک مقرر مبعوث  
 تک جنگی قواعد سیکھنے کی لمبی مجبور کرین اور بعد انفرار  
 اختیار دین لاکھ اسکا شمار عسکری دفتر میں مرقوم کہیں  
 کو واسطے عند الضرورت ملک کی حفاظت ملکوں سے



اور ملت کی حمایت ملتوں سی قرار واقعی ممکن ہے مگر  
 اس صورت میں معینہ تعلیم و تربیت اطفال کی سلطنت  
 و مداخلہ ہی تاکہ قواعد جنگ کی تعلیم وسائل معاش کے  
 اکتساب کی طلب اور ملک کی فلاحیت کا موجب ہو سکے

### فائدہ

صورت مذکورہ میں حربی مدارس کے جگہ تعلیم خانوں  
 کے ساتھ دبستان قائم کر کے ان کے تمام  
 اغراض اور کل مقاصد حاصل کرین یعنی سیر  
 ہواخوری کے اوقات میں لعب و بازی کی طور پر  
 جنگی قواعد سکھائیں تاکہ ایک ہی مدت اور ایام  
 طلوع و غروب میں دونوں مہم سی انفرار ہو جائے

۲۰  
 تعلیم خانہ

۲۰  
 تعلیم خانہ

## خاتمہ

## محبت کی فضیلت و باہمی کے بیان میں

لے محمد کہ مقصد حسب المراد سرانجام پایا یعنی منشاء  
 تحریر نہ اتمام ہوا اب ختم کتاب براہ صواب محبت کے  
 ذکر پر تحسن نظر آیا تا کہ اس سالہ کے ہر ایک مقالہ کو  
 شامل و حاوی ہو وے کیونکہ محبت بحیثیت  
 موجود العین لازمی اور بحیثیت مطلوب الخیر متعدی  
 فضیلت ہی پس واضح ہو انسان اپنی بقا و تکمیل  
 میں اعانت باہمی کا بالطبع محتاج و مائل ہی اسی وجہ  
 سے اُسکے تالیف و ترتیب کے لئے ایک جوہر  
 (یعنی محبت و اتحاد) اُسکے اصل آفرینش میں

۲۰  
ذاتی۲۰  
ذاتی

ودیعت رکھا گیا ہے تاکہ اپنے کمال پر چوڑے  
 غرضی و غایت ہے وہ فائز ہو جائے مگر شہوات و  
 ملکات نفسانی کی تعدد و کثرت کی سبب سے انسانی  
 افراد کے امزج متباہن ہوتے ہیں اسی سبب سے ایں دلالت کا  
 فقدان و وجدان افراط و تفریط اسکے شخص میں پائے  
 جاتی ہی اس واسطے بجائے اس اتحاد فطری کی ایک  
 اتحاد صناعی (یعنی عدالت و انصاف) کے اُسے  
 حاجت پیش آتی ہے تاکہ اُسکے تمام افراد اعانت کے  
 حیثیت سے مبنی نہ ایک شخص کے عصا کی ہو جائیں  
 اور وہ مجموعہ کمال مطلوبہ حاصل کرے لاکن جیسا اتحاد  
 خلق کے واسطے وحدت مسلماتے لازم ہے ایسا ہے

۲۰  
سید

۲۰  
پایا جاتا

کثرت و فساد کے لیے اتحاد صنائع کے ضرورت  
 بنا بران جب قدر ان میں محبت کے تفریط یافتہ ان  
 ہوگا اُس قدر نظام عالم کے قیام کے لیے عدالت کے  
 حاجت پڑے گے یہیں سے اتحاد خلق کے فضیلت  
 اتحاد صنائع پر ثابت ہوتے ہے ایک جماعت  
 قدما و حکماء نے محبت کی عظمت میں بہت مبالغہ  
 کیا ہے حتیٰ کہ انسان اسم باسے قرار دیا ہے  
 اُس کے وجہ تسمیہ یوں بیان کے ہے کہ انسان کا  
 اشتقاق انس کی لفظ سے ہے انس کے معنی  
 دوستی کے ہیں جو کہ انسان بالطبع مانوس ہے  
 لہذا اُس کا نام انسان رکھا اور یہی فرمایا ہے

کہ تمام موجودات کا قوام محبت کی سبب سے ہے  
 کوئی موجود محبت سے خالی نہیں جیسا کہ ہر ایک موجود کا  
 جوہر وحدتی سے معرا ہونا محال ہے ایسا ہی ہر موجود کا  
 محبت سے خالی رہنا اشکال کیونکہ محبت کی حقیقت  
 اصل میں اُسی جوہر وحدتی کی اتحاد کے طلب ہی  
 جو مخلوقات کی ایجاد و تکوین کا سبب ہی اس کتاب کے  
 پہلے مقالہ کے دوسری فصل میں یہ تحریر ہو چکا ہے کہ  
 جس موجود میں جقدر جوہر وحدتے کا قرب  
 اتصال ہی اُس قدر وہ شرف و فضل ہے پس  
 ہر موجود کا کمال اُسی جوہر وحدتی کے طلب ہوئی  
 اس صورت میں محبت کا طالب و حقیقت کمال کا

طالب ہوا مگر اور حکما نے اس میں الغیر پر بکلمہ اقدم  
 نہیں فرمایا تاہم محبت کے قصیدت کا اعتراف کیا  
 اور اُس کے سر بیان و جریان کے تمام مخلوقات میں  
 شرح کے محبت کا لفظ خاص انسان کے لئے  
 استعمال کیا باقی کے واسطے اور الفاظ کام میں  
 لائے جیسا کہ عناصر کے نسبت لفظ میل اور جہاد کی نسبت  
 لفظ جذب (مثلاً سنگ آہن با کے فعل کو جذب)  
 اور نبات کی نسبت لفظ خاصہ (مثلاً گہر با کے  
 فعل کو خاصہ) اور حیوانات کی نسبت لفظ الفت  
 منسوب فرمایا لکن محبت کے مراتب و مدارج  
 متفاوت ہیں کہ ان کے ترتیب کے سبب سے موجود

بین کمال انقصان مرتب ہوتا ہے اس واسطے کہ  
 مراتب کے لیے جدا جدا نام معین ہیں مثلاً مودت  
 و صداقت و عشق و غیرہ بالآخر محبت وہ ہے  
 جو ہر شے پر شامع ہے جو عموماً افراد انسانی کو نظام  
 عالم کے لیے عطا کیا گیا رہے مودت وہ ہے جو  
 چند افراد کے سب میں نہیں ہو سکتے کیونکہ  
 مودت کے معنی دو بہتے ہیں علیٰ احصاء  
 اس شان کا ہونا محال لامحالہ تن چند میں ممکن  
 ہے اسی طرح صداقت مودت کی خاص ہے  
 کہ واسطے صداقت کی معنی بحیثیت خیر سگالے  
 دو شخصوں کا باہم ایک ہو جانا ہے یعنی صدق

اپنے دوست کا خیر خواہ مثل اسکے ذات کی ہوتا ہے  
 یہ صورت تمام احباب میں ہونی اشکال ایسا ہی عشق  
 صداقت کے خاص الخاص ہے کیلئے عاشق اپنے معشوق کے  
 محبت میں ماسوا سے محو رہتا ہے الْعِشْقُ نَارُ  
 یحرق ما فی القلوب سوالمحبوب اسکا مصداق ہے  
 محبت کی افراط کو عشق کہتے ہیں عشق کی ماہیت لذت  
 بخت کی طلب یا خیر محض کے سبب سی فرط محبت ہے  
 الا وہ جو خیر محض کے سبب سے ہوتا ہے وہ عشق حقیقی  
 یا نفسانی و ممدوح ہے اور وہ جو لذت بخت کے  
 طلب سے ہوتا ہے وہ عشق مجازی یا بھیمی و مذموم  
 ہے حکیم اول ابو القلطیس کا مقولہ ہے کہ انسان

عشق کا علم  
 اشیا کے جہان سے  
 دل سے  
 عشق کا علم



اپنے اُس جو ہر مجسّمہ ابدیہ کے سبب سی مائوس  
 مالوف ہی جسکے وجہ سے اُسے توحیدِ عقیقہ وصول  
 اور تغایر مرتفع ہوتے ہیں جبکہ وہ جو ہر طبیعت کے  
 کدورات سی پاک ہو جاتا ہے تب انواعِ شہوت  
 و کرامات کے طلب اُس سی زائل ہو جاتی ہے  
 اُسکو اپنے شبیہ کا شوق صادق پیدا ہوتا ہے  
 بنظر بصیرت مشاہدہ جلالِ خیر محض میں بسبج  
 خیرات ہی مشغول رہتا ہے اُس پر انوارِ الہی فایز ہوتے  
 ہیں اس حالت میں اُسی ایک ایسی کیفیت درآئے  
 ان لذات کی حامل ہوتے ہے کہ وہ اُسے درجہ  
 وحدت سی مقام اتحاد پر کہ بہترین مقامات ہے

۲۰  
 انوارِ الہی

۲۰  
 انوارِ الہی

پہنچا دیتی ہے ذلک الْفَوْزُ الْعَظِيمُ نفسانے  
 سعادت ہی جس ہی انسان کا مل شرف اور باقی کائنات  
 محروم ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ اسکا مصداق ہے لاکھوں  
 اولین کے بقول انسان بعد از مفارقت کلی اس  
 رتبہ اعلیٰ (یعنی سعادت) کا مستحق ہی جو منہنگ  
 کمال انسانی ہے کیونکہ صفائے کامل بغیر از  
 مفارقت کلی حیات فانی میں نہیں ہو سکتی مگر اس سبب  
 سی اسطاط لیس اور اسکی تابعین فی اختلاف و انحراف کیا  
 اور کہا شیخ وقیح ہی کہ ایک شخص کامل بالذات مکمل بالعرض  
 حضرت باب الغرت سی موسوم یقیناً حقہ کا معتقد اعمال  
 صالح کا مواظب انواع فضائل کا مستجمع اصناف

اور اسکی تابعین فی اختلاف و انحراف کیا  
 اور کہا شیخ وقیح ہی کہ ایک شخص کامل بالذات مکمل بالعرض  
 حضرت باب الغرت سی موسوم یقیناً حقہ کا معتقد اعمال

کائنات کا صلح تاحین حیات سعادۃ سی محروم رہے  
 اور بعد محامات باوجود ان افعال کے ابطال کی وہ ہے  
 سعید ہو جائے اس حال مذہب اول کی وہی حیات فانی  
 میں انتہائی کمال انسانی حاصل ہونا محتسب اور مذہب ثانی  
 کی وہی بشرط اعمال صالح کے موجبیت کی زندگی میں  
 اس مرتبہ پر فائز ہونا واجب لاکن بہ مختار کی رہے  
 سعادۃ دو قسم ہے ایک غیر تام جس کا اعمال صالح کی موانع  
 حیات میں حاصل ہونا ممکن دوسری تام جس کا حیات حیا  
 حاصل ہونا ناممکن کیونکہ انسان کو تا بحیات ترقی بالانتہا  
 لازم ہی کس واسطے جس موجود کا کمال اُسکی وجود کی بعد  
 ہوتا ہے اُسکو نقصان ہی کمال کی طرف طبعی حرکت ہے

 ۹۰  
 رجب

 ۹۰  
 زمانہ

 ۹۰  
 شوال

اس صورت میں حیات کمال کے کتبہ کے مدت ہوئی پلٹنا،  
تحصیل میں حاصل تمام کا احصال نہیں ہو سکتا لامحالہ  
تحصیل کے اختتام پر حاصل کا اتمام منحصر ہے اس شکل کا نتیجہ  
بظاہر کہ پیش از موت انتہائی کمال انسانی کا حاصل ہونا  
محال الخصر محبت کے فضائل بیش از بیش ہیں اسکی اصحاب  
نقصان و فساد ہی مصیبتوں کے سوا اور اشکال  
ریشہ کے شائبہ سی خالی نہیں کیونکہ مغائرت کا لازمہ مادیات  
و کثرت ہی اگر مادیات میں اس طرح کا میل یا تالیف  
نسبت عددی یا ماسخی یا تالیفی کی مستاد کی سبب  
اس فعل غریبہ کا موجب ہی ہو وی تو انکی ملاقات سطح  
کی نہایت کا اتصال ہی نہ کہ حقیقت ذوات کا اتنا

اسی لئے انہیں پر بہت جلد الفضائل ہو جاتا ہے بالآخر  
 انسانی محبت دو قسم کے ہوتے ہیں ایک طبعی یعنی بلا وجہ  
 جس کا ظہور ہو وی مثلاً اولاد کی محبت کہ بالطبع اس کے  
 پرورش کی جاتی ہے دوسرے اسبابی یعنی بغیر  
 جس کا ظہور ہو وی چنانچہ کسی سبب کا وجود ہی سبب کے  
 موجود نہیں ہوتا چونکہ مقاصد انسانی محبت طبعی ہیں  
 شعبہ پر مشعب ہیں ایک نفع دوسرے لذت تیسرے خیر  
 بنا برآں محبت کی یہ قسم ہے انہیں تین سبب پڑتی  
 ہے لہذا اس کا انعقاد و اخلاص اپنی سبب کے اقتضا کی  
 موافق ہوتا ہی لاکن جو محبت کہ شکایت و ملامت کی  
 شاہد سی مبرا اور منازعت و مخالفت کی صد سی منزہ بلکہ

۲۰  
 ۱۰

۲۰  
 ۱۰

۲۰  
 ۱۰

۲۰  
 ۱۰

خلعت و اتحادی ارستہ اور عدالت و حکمت سی پرستہ  
 خیر کے طلب یا سعادت کی الکتاب کی نظری ہوتی ہی جب کو  
 بقا و قیام مستلزم ہے وہ حکما کی محبت ہے کہ وہ خود  
 مخیر ہوتے ہیں اور و نکو خیرات سکھاتی ہیں کیونکہ  
 شریف کا فعل بنظر اول اپنی ذات میں نیک ہونے کے  
 سبب بنظر ثانی اور و نکو نفع پہنچانیکے باعث سے  
 ہوتا ہے پس یہ محبت انواع خطا نظر اور اقسام لذائذ  
 سے شمر ہوتی ہی کوئی نعمت اس سے فائق تر نہیں کہ سوا  
 اسکے صحاب خیرات کی عادت کی وجہ سے عمیم الاحسان  
 ہوتے ہیں اسلئے وہ پیشوا اور پیرو بنتے ہیں مگر جو  
 بطلالت و رذالت پر مبنی اور اعراض و شہوات پر متفرع

بلکہ بخل و فساد سے بہرے ہوئی اور لغض و کینہ سے نبی ہو  
 منفعت کی جلب یا لذات کی تحصیل کی غرض سے ہوتی ہے  
 جسکو نقصان و بطلان متلزم ہے وہ جہلا کی محبت ہی کہ  
 وہ آپ خود غرض ہوتی ہیں اور وہ کو ظالم جاننٹی ہیں  
 کیونکہ جاہل کا فعل نظر اول جسمانی شہوات کی حاصل  
 کر نیکے سبب بنظر ثانی اور وہ پر ترجیح پانیکے عیش  
 سے ہوتا ہے پس یہ محبت طرح طرح کی کدورات و وضع  
 وضع کے آفات سے بنتی ہوتے ہیں کیلئے اسکے اصحاب  
 خود غرضی یا ترجیح بلا مرجح کی عادت کی وجہ سے مغضوب عام  
 ہوتے ہیں اسی واسطے وہ محسود اور حاسد قرار  
 پاتی ہیں اسی اصل اس فطری فضیلت کا واقعی استعمال

۱۰  
 محکم

۱۱  
 بنی کمال

۱۲  
 محکم

بیان ماسبق کی علم پر منحصر ہے کیونکہ جب تک انسان اس  
 سے تمام تر واقف نہیں ہوتا تب تک وہ ہرگز ہرگز ہکا پور پورا  
 مراتب ان اور ہیک ہیک معقہ شناس نہیں ہو سکتا جو  
 سے وہ اسی اچھی طرح ادا نہیں کر سکتا تھے کہ ممکن ہے ہادانی سے  
 توحید میں تخلیط محل افراط میں تفریط مرتبہ قلت میں کثرت  
 کام میں لائی یہ ناکامی اور تباہیوں کا باعث ہو یعنی  
 دوستوں کی نفرت لوگوں کی عداوت نفس کے ندامت ورج کے  
 اذیت مطالب کے محرومی طالع کے شومی سعادت کی دور  
 فضیلت کے مجھوری شروت کی فقدان غرت کی خسران کا ہو جیسے

مقتت بالخیر

بقلم میراجد الزروق غفرلہ

۹۰  
توضیح

۹۱  
نقصان



نقل تقریظ او نر ایمل سید احمد خاں صاحب ہمار

سی۔ ایس۔ آئی

میں نے اس سالہ کو دیکھا جو ایک برہان مصنف کی جود  
 ذہن و شایستگی خیالات کی ہے۔ عبارت اُردو  
 نہایت صاف و شستہ ہے۔ شکل مضامین کو صفا  
 و سہل عبارت میں بیان کیا ہے اگلے حکما کے  
 خیالات جو عبارات دقیق میں مندرج تھے اُسکو  
 نہایت تہذیب و درستی سے ادا کیا ہے۔ بلاشبہ  
 یہ رسالہ عمدہ و مفید عام ہے۔

راقم سید احمد علی گڑھ۔ ۲۵۔ مارچ ۱۹۶۶ء

مطبع انصار دہلی میں طبع



## اطلاع

واقعہ المرمضان المبارک ۱۳۸۰ھ ہجری

قرآن مجید حق تالیف اس کتاب کا مخدوم ہے  
مولوی محمد عبد المجید صاحب کو  
دوام کے لیے ہبہ کر دیا۔ اور نیز یہ کتاب  
داخل ہی جریٹر سرکار ہے۔ کوئی صاحب  
بغیر اجازت اور نئے طبع نہ فرمائیں

العبد

محمد اکرام علی خان

تہذیب





۱۳۴۱

DUE DATE

۱۲۰



۱۳۴۱ ۱۲۰

## URDU STACKS

۲۳۶۲

۱۷۰

۱۸۸۱

ارمغان

۱۷۷

آرام الدین، محمد

Date

No.

Date

No.